درس حدیث

محمد اظہر مدنی

یوم جمعہ-فضائل ومسائل

عن طارق بن شهاب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا علی اربعة: عبد مملوک، أو امرأة، أو صبی، أو مريض "(ابوداؤد: ۱۰۶۷، والطبرانی فی الکبیر ۳۸۵/۸-۳۸۶)

ترجمہ: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت ادا کرنا واجب ہے سوائے چار لوگوں کے، غلام جو کسی کی ملکیت ہو، عورت، بچہ اور مریض۔

تشریح: اسلام میں جمعہ کے دن کی بڑی فضیلت ہے۔اس کے مقام ومرتبہ کا ذکر قرآن واحادیث میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔جس سے دیگر ایام کے مقابلے میں اس کے امتیازات کا اندازہ ہوتا ہے۔اس کی اہمیت وفضیلت اور مقام ومرتبہ کو سامنے رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید الایام قرار دیا ہے۔ابن ماجہ کی ایک روایت میں حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا ہے (بلکہ اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ) وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی زیادہ عظمت وفضیلت والا ہے۔ اور اس کی پانچ خصوصیتیں ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ نے اس دن یعنی بروز جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا (۲)، اسی دن انہیں زمین پر اتارا (۳) اسی دن ان کو فوت کیا (۴) جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی حرام کا سوال نہ کر رہا ہو۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور مقرب فرشتے، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ، اور سمندر یہ سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "**ان من افضل ایامکم یوم الجمعة**" تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن تیز اور دل دہلا دینے والی آواز بلند ہوگی۔ چنانچہ ہر وہ مسلمان جس پر نماز جمعہ فرض ہے، اسے اس دن کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کثیر الفوائد عظمتوں سے لبریز، خیرات وبرکات سے بھرپور دن سے مستفید ہونے کے لئے اس دن کی تعلیمات اور آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے اور اس کے مطابق یہ مبارک دن گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کی رات سورہ الکہف کی تلاوت کی تو اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان کی مسافت کے برابر نور کی روشنی ہوجاتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورہ السجدہ اور سورۃ الدھر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کیا جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔ اور بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے لیے آنے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے۔ خوشبو لگانے کا اہتمام کرے، اچھے کپڑے پہنے، سر میں تیل لگائے۔ جب نماز جمعہ کا وقت ہوجائے تو بغیر تاخیر جلدی سے مسجد آئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ**"۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کی نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پہلی پہر میں مسجد میں آنے کی صورت میں ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اور جب امام منبر کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتے بھی اپنے رجسٹر کو بند کرکے مسجد میں داخل ہوکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ تاخیر سے پہنچنے والا شخص خیر کثیر اور اجر عظیم سے محروم ہوجاتا ہے۔ نیز آداب جمعہ میں سے یہ بھی ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے تحیۃ المسجد ادا کی جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگی جائیں اور نہایت ہی خاموشی اور تواضع سے خطبہ کو بغور سنا جائے۔ بیہودہ اور لغو باتوں سے بالکلیہ اجتناب کیا جائے، نماز جمعہ کے بعد سنت کا اہتمام کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس مبارک ساعت کی تلاش میں لگا رہنا چاہیئے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ لیکن یہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے۔ مختلف احادیث میں مختلف اوقات کا ذکر ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ وہ وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے کے درمیان تک ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ عصر کے بعد آخری گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

بہر حال اوقات کی تحدید وتعیین میں کسی کو اختلاف ہوسکتا ہے مگر بروز جمعہ دعاء کی قبولیت کے بارے میں کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کو جمعہ کے دن کی اہمیت وفضیلت کو سمجھنے اور اس کے آداب کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اس دن مسجد میں تاخیر سے پہونچنے یا دوران خطبہ بات کرنے یا دیگر چیزوں میں مشغول رہنے یا اس کے علاوہ جتنی بھی طرح کی کوتاہیاں ہم لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام سے اجتناب کرنے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارنے اور اس دن کے اجر وثواب اور دعا کی قبولیت کے اوقات سے مستفید ہونے کی خصوصی عنایت مرحمت فرماتے ہوئے کثرت سے درود پڑھنے اور تلاوتِ کلام پاک میں زیادہ وقت لگانے کی توفیق ارزانی فرمادے۔ آمین۔ **وصلی الله علی نبینا محمد وسلم تسليما کثیراً** ☆☆

ادار یہ

ابو مصلح الکریمی

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی

آج یکم فروری کو صبح سویرے ایک عزیز قریب کے دولت کدے پر نرم وگرم بستر سے اٹھا تو سنن ونوافل اور فرائض وواجبات کی ادائیگی کا سنہری موقع میسر ہوا اور میں عبادات محضہ سے حسب مراتب اور حسب توفیق فارغ بھی ہوا لیکن بہت سے اوراد ووظائف اور ادعیہ معمول بہا ومسنونہ سے فراغت کی نوبت ہی نہیں آئی کہ دیگر ضروریات وحاجات اور فرائض و واجبات جن کا فقہائے کرام اپنی خاص تقسیمات وتفریعات، جزئیات اور تفہیمات میں عبادات غیر محضہ، حقوق العباد، دنیوی فرائض، منصبی فرائض اور پتا نہیں اور کیا کیا نام دیتے ہیں اور کن کن زاویوں سے دین وشریعت اور عبادات ومعاملات کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اہل علم اور اصحاب فن کو معلوم ہیں اور وہ ان کی قدردانیوں کے باوجود ان کی موشگافیوں اور نکتہ آفرینیوں کو سلجھاؤ اور الجھاؤ کے کس درجے میں رکھتے ہیں؟ اس سب سے قطع نظر میں نے ان سطور کے لکھنے کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کمر کس لی۔ ہوا یوں کہ گذشتہ شب رات گئے جب کمرے میں داخل ہوا جہاں مجھے ٹھہرایا گیا تھا تو باوجود تعب وتکان کے پورے آب وتاب سے افتتاحیہ لکھنے کا عزم تھا مگر بستر پر پہنچتے ہی کس کروٹ وہیئت میں نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا کہ کچھ شد بد نہ رہی۔ لیکن اب صبح جبکہ ذہن ودماغ میں موضوع بھی بہت موزوں ومناسب آچکا تھا۔ حالانکہ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ وقت سے پہلے کسی پہلو پر غور وفکر کرنے کا موقع ملتا ہو۔ دراصل روگ ہی کچھ ایسے پال رکھے ہیں کہ حالات ومقتضیات کچھ ہوتے ہیں اور ہم انہی ظروف ومطالبات میں سرگرداں کسی اور دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔

ما درچہ خیالم وفلک درچہ خیال

اور بقول بعض: انت فی واد وانا فی واد ولکم بین مرید ومراد لیکن بسم اللہ کر کے جونہی قلم ہاتھ میں تھاما اور نوک قلم میں جنبش ہوئی کہ وساوس واوہام کاریلا بھی بڑی شدت سے ذہن ودماغ میں درکر آیا کہ اگر سمع وطاعت اور جماعت وامارت کا ذکر آئے اور اسے موضوع سخن بنایا جائے اور اس میں امیر

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی　　مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمن فیضی　　مولانا شہاب الدین مدنی　　ڈاکٹر سعید احمد مدنی

مولانا اسعد اعظمی　　مولانا طہ سعید خالد مدنی　　مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
قرآن کریم کا تصور علم	۸
صحت احادیث کا اہتمام: اہمیت وضرورت	۱۰
صفات باری تعالیٰ صفتِ غضب	۱۵
رپورٹ اجلاس مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند	۱۷
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۲۸
جماعتی خبریں	۳۱
اشتہار اہل حدیث منزل	۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ———— ۷/روپے
پاکستان ———— ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ: www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل: jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل: jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

کے فرائض منصبی اور اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر نصوص کتاب وسنت اور اقوال سلف امت کے ڈھیر بھی لگادیے جائیں اور اس کی عدم ادائیگی پر وعدووعید کے سارے دفاتر مضمون میں انڈیل دیئے جائیں تب بھی ’’بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر‘‘ کے بطور کچھ نہ کچھ مامورین ومتعلقین، مقربین ومحبین اور مبغضین ومنافقین کا ذکر بھی نہ چاہتے ہوئے بھی آ ہی جائے گا۔ دراصل اس طرح کے موضوعات حساس ہونے کے ساتھ ساتھ روزمرہ کی زندگی میں بلکہ ہر لمحہ زندگی میں درپیش ہوتے رہنے کی وجہ سے نوک قلم پر آ ہی جاتے ہیں۔ اور کم ازکم لازم وملزوم نہ مانیں تو ’’الشيء بالشيء يذكر‘‘ کے قبیل سے اور ’’مقطع میں آ پڑی ہے سخن گسترانہ بات‘‘ کے مصداق قرار پاتا ہے۔ اور حدیث پاک میں ہے۔ ’’ومن مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية‘‘۔

ہمیں ادنی اصرار نہیں ہے کہ آپ جمعیتوں اور جماعتوں، انجمنوں اور سوسائیٹیوں، خاندانوں، مسجدوں اور مدرسوں کے امراء وذمہ داروں پر اس طرح کی احادیث کو منطبق اور فٹ کریں۔ (رہا تصوف اور اس کے بیعت وارشاد، شیخ ومرشد اور مریدین ومتوسلین کا مسئلہ تو اس سے ہم بہت پہلے ہی تائب ہو چکے ہیں) اور ان کو وہی مقام ومرتبہ اور سمع وطاعت کا سزاوار گردانیں جو امام وقت اور امیر المومنین کے لئے ہوتا ہے۔ مگر کیا اس سے بھی انکار کریں گے کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے اگر دو تین اشخاص بھی عارضی، وقتی اور یک یومی سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنائیں۔ پھر اس سے مشورہ کرنا عار سمجھیں اور استکبار واعراض کا وطیرہ اپنائیں کہ وہ آپ کے پائے کا نہیں حتی کہ والدین جاہل محض یا کم ازکم آپ جیسے پڑھے لکھے نہیں ہیں اس لئے وہ لائق طاعت وفرماں برداری اور کم ازکم مستحق ومحتاج دعا وکف لسان بھی نہیں ہیں۔ مانا کہ آپ کے اساتذہ آپ کے زعم میں اس وقت جبکہ آپ علامہ، فہامہ اور علمی گہرائی وگیرائی اور قابلیت وصلاحیت میں یکتائے زمانہ ہیں آپ کے علم وفضل کے سامنے کچھ بھی نہیں اور ہیچ میرز وقطمیر ہیں اور مادر علمی اور گہوارہ علم ودانش کے اعلیٰ معیار پر نہ اترتے ہیں، نہ آنکھوں میں بھاتے ہیں، ان کا قول وکردار آپ کو بالکل کرپٹ نظر آتا ہے، ان سے خیر وبھلائی کی کوئی امید بھی آپ کی دانست میں باقی نہیں رہ گئی ہے اس لئے ان میں سے بعضے تمہارے معیار پر کھرے نہیں اترتے، بعضے تمہاری نصیحتوں اور تنبیہات کے باوجود نہیں سدھرتے، بعضے ایسے بھی لاپرواہ اور ہٹ دھرم ہیں کہ تمہاری ان مادر علمی میں رہنے، تمہاری دادودہش اور تمہاری کفالت کرنے کے باوجود احوال درست نہیں کرتے، معیاری نہیں بنتے تو کیا ضروری نہیں ہے کہ تم رات کے اندھیرے میں جب اپنی آل واولاد کے لئے اور دنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے دعا کرتے ہو اور سارے جہاں کے مظلومین وظالمین کے لئے حتی کہ کفار ومشرکین کی ہدایت کے لئے دعا کرتے ہو تو ان امراء ونظماء، مادر علمی، حقیقی والدین اور روحانی باپوں کے لئے رات کی تنہائی اور خلوت وجلوت میں ان کے سدھار اور ہدایت کے لئے دعا کرو، کیا وہ اب تمہاری رحمت کی نہیں تو مغفرت کی دعا کے لائق وسزاوار بھی نہ رہے!

راقم سطور پُرقصور یہ بتاؤ کہ تم کو جو یہ دنیا برا کہتی ہے تم نے ان کے لئے کتنے جتن کئے۔ چلو اب تم مایوس ہو چکے ہو کہ یہ جمعیتیں اور امیر سے لے کر نیچے تک سدھرنے والے نہیں ہیں، تم نے مذکورہ تمام امور کمال اخلاص، انتہائی حکمت وبصیرت اور بہترین اسالیب دعوت وموعظت جس سے دشمن جانی بھی ایمان لے آئے اور صدیق حمیم بن جائے صرف کر دیئے مگر یہ لوگ تمہارے اساتذہ، طلبہ، مدارس، مساجد اور جمعیتیں وجماعتیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آسکیں، تو کم ازکم دعا کرو اور اپنی روش سے باز آجاؤ اور اپنے رویہ میں تبدیلی لاؤ ورنہ ’’من سكت نجا ومن حذر فقد انذر‘‘ تم نے مذکورہ ودیگر تمام اسالیب واسباب نصح وخیر اور نسخہ ہائے ہدایت واصلاح آزمالئے ان شاء اللہ تم کو اس کا اجر وثواب عنداللہ حسب نیت مل جائے گا۔ کم ازکم اتنا جان لو کہ تمہاری یہ اگلی نسل اور تمہاری اولاد واحفاد بھی انہی جمعیتوں اور جامعات میں پروان چڑھیں گی۔ اور تم امراء ونظماء سے نہیں بلکہ جمعیت وجماعت سے ایک آنہ بھی دل میں جگہ رکھتے ہو اور اس سے ہمدردی رکھتے ہو تو آؤ غور کرو اور عزم باندھو کہ اگر تمہارا رویہ ان کے ساتھ ایسا ہی رہا تو وہ دن دور نہیں جب ایک کلمہ بھی اور نکاح پڑھانے والا کوئی نہیں بچے گا سب تمہاری تنقیدوں اور چیرہ دستیوں کے شکار ہو چکے ہوں گے۔

دھو شوق سے کپڑے کو پر اتنا نہ رگڑ
دھبہ رہے کپڑے پر نہ کپڑا باقی
اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

خدانخواستہ اگر یہ سب اگر ختم ہوجائیں اور تمہارا یہ ہرگز مقصد بھی نہیں ہوگا۔ پھر یہ ارباب جامعات وجمعیتیں جو یہ کہتے بھی نہیں کہ تم جامعہ وجمعیت میں لازما ہواور جمعیت ومدارس کا حصہ ضرور بنو، ورنہ کتوں (جاہلیت) کی موت مروگے۔ تمہارا رکن بننا فرض ہے۔ تمہارا مفتی بننا، قاضی بننا، خلیفۃ المسلمین بننا، امیر المومنین بننا اور امام الہند بننا تمہیں نہ راس آتا ہے تو ماموروممبر ضرور بنو۔ کیا کبھی کسی نے تم کو مجبور کیا یا روکا کہ تم جو اعلیٰ کوالیٹی وکوانٹیٹی کے کام کررہے ہوا سے چھوڑ دو؟ غور کرو! تمہاری یہ موجودہ روش برقرار رہی تو تمہاری جمعیتیں، انجمنیں اور مدارس ومساجد حتی کہ تمہارے خاندان، بھائی بھیاری اور آل واولاد بھی بکھر کر رہ جائیں گی، حکومت وحکمرانی اور خلافت وامارت تو تم سے کب کی چھن چکی ہے کیونکہ تم نے اس کی قدر نہیں کی۔ خوارج تو خوارج ہی تھے۔ تم نے سلفی ومومن ہوکر بھی ان نعمتوں کی نہ قدر کی، نہ نصیحت پکڑی اور دوسروں کو خوارج، منافقین اور جاہلوں کی تاویل کہتے رہے اور خود اس سے بھی بری روش پر گامزن ہو۔ ذرا بتاؤ کہ جینے اور بڑے کام کرنے کے یہی لچھن ہیں؟ اور کیا مملکت سعودیہ اور دین وشریعت کی پاسبان اور حکومت وحید کے ناقدین وحاسدین مملکت کی اصلاح اور اس کے دین وشریعت کی حفاظت کے نام پر کیا یہی کچھ نہیں کرتے؟

اللہ جل شانہ نے جس رسول گرامی قدر، رحمۃ للعالمین، منصف عظیم، قاضی قضاۃ العادلین والقاسطین کو معیار عدل وانصاف بنایا ان کو تم نے ”**اعدل یا محمد**“ کہہ کر محمد ﷺ کو بھی انصاف کرنے کی نصیحت کرڈالی اور اس کو ذوالخویصرہ وروبیضہ کے کھاتے میں ڈال کر خوش ہولیا اور خود اپنی روش پر غور نہیں کیا۔ ویسے تم کتنے ہی اسوہ نبوی اور فرامین وقضائے مصطفوی سے حکم عدولی ونافرمانی کرکے مومن صادق بنے ہوئے ہو۔ تم خلیفہ راشد اول اور ارحم امت محمد وانسانیت کو غاصب کا الزام لگا کر اسے رفض وتشیع کے سرڈال کر خود بری ہوگئے۔ حضرت عمر تو اس لائق نہ رہے کہ وہ تمہارے معیار انصاف وعدل پر پورے اترتے، تم نے ان کو عین نماز میں شہید کردیا اور اسے بھی مجوسیوں کے سرڈال دیا۔ عثمان غنی خود اپنی بنائی ہوئی مسجد اور خرید کردہ کنویں سے محروم کردیئے گئے اور تمہارے معیار حکومت وخلافت پر پورے نہ اترنے کی پاداش میں قتل کردیئے گئے۔ تمہارا مطلوبہ معیار پورا نہ ہوا۔ حضرت علیؓ جو سب سے زیادہ فیصلہ کرنے کے ماہر ومرد میداں تھے اور عرب کے سب سے بڑے سیاستداں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، فقیہ امت ابوموسی اشعری اور فخر امت وفاتح مصر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم **ان الحکم الا للہ** کے نعرہ تلے سب کا فرومرتد قرار پائے۔ نعوذ باللہ۔ اور تمہاری دعوت واصلاح وصلح کامل وپوری نہ ہو سکی اور نہ اللہ کا حکم ماننے کا فریضہ ادا ہوسکا۔ حالانکہ ”**للہ الامر من قبل ومن بعد**“ اور ” **واللہ غالب علی امرہ** پر یقین ہونے کے باوجود تم **ولکن اکثر الناس لایعلمون**“ کے مصداق بنے رہے۔

ان پاکباز اور ستودہ صفات انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل اصحابؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور خیر القرون میں تمہارا اسلام منہج مصطفی اور خلافت راشدہ پر نہ چل سکا اور تفاوت زمان ومکان کو بھی حکم لگاتے وقت تم خاطر میں نہ لا سکے تو بتاؤ کہ تمہارا اسلام جو حجۃ الوداع کو تکمیل کو پہنچا اور کچھ ہی ایام بعد نبوت ورسالت کا عہد زریں نصف النہار پر پہنچ کر غروب ہوگیا اور اسلام کا سورج ڈوب گیا۔ پھر اسلام کا عہد زریں کہاں گیا؟ یہ کیا خرافات وخیالات اور توہمات تم نے درایت وروایت میں خیانت کرکے پال رکھے ہیں؟

افسوس غیروں پر نہیں، بلکہ حیرت واستعجاب کے بحر ناپیدا کنار میں ڈوب مرنے کا اندوہناک حادثہ یہ ہے کہ تم ان سب کی تردید ومذمت اور فرق باطلہ قرار دینے کے ساتھ ہی خود اسی راہ پر گامزن ہو، اصحاب الاھواء کے جہنم رسید ہونے کے سلسلے میں تم حکم خوب لگاتے ہو مگر انہی ہوس رانیوں، ابن الوقتیوں، منمانیوں اور اپنے نفس کی محکومیوں کے غلام بے دام بنے ہوئے ہو۔ جو کچھ نظم وضبط اور سمع وطاعت کا کسی قدر جذبہ باقی ہے تو اسے ختم کرنے کے درپے ہو۔ اللہ جل شانہ کے نزدیک کسی بھی امت کا شعب اللہ المختار اور واحباء اللہ ہونے کا دعوی اور اہل کتاب ہونے کا زوردار خطاب بھی کام نہ آسکا، پھر تم تو اس دعوی خیریت پر بھی مفتخر نہیں اور نہ اس کے اہل بننے کی کوشش کرتے ہو۔ اب دعویداری سے بھی دست برداری پر تم آمادہ ہی نہیں تیار بیٹھے ہو۔ دیکھو! ہر محاذ ومیدان میں تمہاری ناکامیوں اور پسپائیوں کے عام چرچے ہیں۔ پھر تم اپنی اس خودساختہ اصلاحی وتنقیدی عمل مفسد سے کون سا کارنامہ انجام دے رہے ہو؟

اپنے زمانہ کے ایک صحابی جلیل وعظیم اور عرب کے سب سے بڑے مدبر وحکیم نے صحابہ کرامؓ کے جم غفیر میں ان کے مشورے وتائید وتاکید سے اپنے

بیٹے کو امیر بنانے کا اقدام کیا۔لیکن تم نے یہ اصول بنالیا کہ اب خلافت نہیں رہی،ملوکیت ہوگئی اوراس پرتم نے اسلام کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کردیا اورکفر واسلام کا مسئلہ بنا کر یہ ثابت کردیا کہ رحمۃ للعالمین نے جونظام اسلام برپا کیا تھا اب اس کا خاتمہ ہوگیا۔یعنی جس حکومت اسلامیہ والٰہیہ کوعین دین وایمان قرار دیتے ہواسی کو اول دن سے ناکام ہونے، لائق تنقید بنانے اور بزعم خویش اس نظام باطل کوختم کردینے کے مشن پر چل پڑے اور ایسے ایسے حادثات وواقعات فاجعات اورعظیم سانحات برپا کئے کہ اصلاح نمافساد کا اس سے عظیم کارنامہ وسانحہ کبھی پیش نہیں آیا ہوگا۔ پھر تمہارا اسلام مہد اسلام اور عین شباب اسلام میں تمہاری ہی تنقید وتیروں سے بچ نہ سکا تو پھر آج کس اسلام کو اس دورزبوں حالی وبدحالی میں زندہ کرنا چاہتے اوراس کی دہائی دیتے ہو؟ اوراس کو حالت نزع میں یا غیر نظام مصطفی میں کس نے پہنچایا ہےتم نے کبھی غورکیا؟

تم الزام دوسروں کے سردھرتے ہو پھران ناقدین وخوارج کوقصوروار ٹھہراتے ہواورتم خودغورنہیں کرتے کہ تم خود اپنے ہی ہم فکر وخیال اورسلفی جماعتوں اور جامعات کوخوارج کے دعوی ودلیل کی روشنی میں نشانہ بھی بناتے ہو۔آہ تمہیں کیا ہوگیا ہے!

ان کوتم نے منہجی وفکری گمراہی کا سرٹیفیکٹ دیدینا اپنے لئے کافی سمجھا ہے۔ عالم میں فساد امت کا ذمہ داران کو بتاتے ہواورخوداس روش پرگامزن ہو،جبکہ وہ بہت کچھ اعمال حسنہ بجالا کرصرف فکری ومنہجی گمراہی کی وجہ سے ہراصلاحی قدم فساد وتفریق کے لئے بڑھارہے ہیں اورتم عمل وکردار سے کورےصرف فتنہ پروری کرو اورانہی کی روش پرگامزن رہوتو پختہ مسلمان کہلاؤ،سلف امت اورکتاب وسنت کے علمبردار اپنے آپ کو باورکراؤ۔یہ کیا دوہرا معیار ہےتمہارا!

اذاکنت لاتدری فتلک مصیبة

وان کنت تدری فالمصیبة اعظم

اگر بایں ہمہ ادعاءعلم وفن ایسا کررہے ہوتو یہ کم مصیبت نہیں ہے۔

مگر جہالت وجہل مرکب کی بنیاد پر یہ سب کچھ انجام دیا جارہا ہےتو امت وجماعت کوبربادی سے کون بچاسکتا ہے۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

بنوامیہ جس کے عہدزریں میں تبلیغ اسلام صحیح،لسان عربی مبین اوررسالت محمدی اقصائے عالم میں پہنچا، کے اولین حکمراں یزید سے لےکرآخری خلیفہ تک کسی ایک کا نام بھی باستثنائے عمرؒ بتادو کہ کیا وہ بیک وقت اپنے زمانہ کا سب سے بڑا محدث،سب سے بڑا زاہد،سب سے بڑا مدبر،سب سے بڑا مفکر،سب سے بڑا فقیہ،سب سے بڑا مفسر،سب سے بڑا معتکف حرمین،سب سے بڑا عابد ومتہجد، مقری وحافظ اور انصاف پسند خلیفہ بھی تھا؟ بلکہ بسااوقات ظالم ومستبدوبلید تھا مگرصحابہ وتابعین عظام وصغاروکبار کی سنجیدگی وسلفیت وماموریت حقہ نے ان تمام شرونقص کو خیر میں تبدیل کردیا۔کیا تم جس اسلام اوراسلامی کارناموں اورفتوحات پرمفتخر اورعلم وفکر کی سربلندیوں پرنازاں ومتکبرنظرآتے ہوکیا وہ عہد بنوامیہ وعباسیہ کے ادوارملوکیت اورظلم کے کارنامے نہیں؟تم نے سلفی منہج کی بنیاد پرشر کوخیر سے نہیں بدل دیا اورغیرمنہجی لوگوں نے اس شرکوشرمستطیر میں تبدیل نہیں کردیا۔بھلا بتاؤ کون سا صحابی تھا جومکہ ومدینہ اور بغداد جوعلوم وفنون کے مراکز ہونے میں ضرب المثل بن گئے،کس زمانہ خلافت راشدہ کی پیداوار ہیں؟ علوم، سائنس وٹیکنالوجی اورطب وبیبطرہ اور ہندسہ (انجینئرنگ) کا کونسا میدان تھا جس کے موجدومردمیدان مسلمان نہ تھے؟مگرکیا یہ سب ادوار جسے یورپ کمال عیاری سے دورمظلم قراردیتا ہے اورتم بھی اسے اپنی عاقبت نااندیشیوں،فکری ومنہجی گمراہیوں اورعجمی سازشوں کی پاداش میں اس سے بھی زیادہ نادان دوست یامغروروسادہ لوح وہمدردکے روپ میں دورجاہلیت قرار دےرہے رہو۔کیا وہ علوم وفنون اسلامیہ،خدمت قرآن وحدیث، ائمہ علم وفن وفقہ وفتاوی کے عہدزریں نہیں ہیں؟ائمہ اربعہ کس دورکے ہیں،امراء المومنین فی الحدیث کا زمانہ کونسا ہے؟ خدارا باز آؤ ان افکارواوہام سے اورنکل آؤ ان دھوکہ کی ٹٹیوں سے ورنہ زمانہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرسکتا تمہاری چیرہ دستیوں سے مصروتونس،شام وسیریا اورعراق وافغان سب حالت نزع میں ہیں اورآخری ہچکیاں لے رہے ہیں کہ اب انہیں تریاق بھی کھلاؤ اورآب حیات بھی پلاؤ توزندہ اٹھ کھڑے ہونے میں صدیاں لگیں گی۔سلفیت کا نام لینے والو!تمہاری رویت ووژن توان حادثات وواقعات کے بارے میں یہی ہے۔مگرسچ بتاؤکہ تم میں سے بعض کی جولانگاہ اورتگ وتاز بس یہی ہوکررہ گئی ہے کہ ہرانجمن،ہر شخصیت،ہرجمعیت وجامعات،خصوصاجس جماعت کی طرف نسبت ہےاس کو اپنی لیاقتوں اوراپنی غیراصلاحی بلکہ فسادی اعمال وکردار کا نشانہ بناؤاورغازی

اسلام، مصلح اعظم اور فاتح عالم قرار پاؤ اور بذات خود کچھ کرنے سے راہ فرار اختیار کرو اور الجھو اور الجھاؤ۔

جو حضرات ان مناصب ومراتب پر فائز ہیں وہ ہرگز علم وفضل میں آپ سے بسا اوقات زیادہ ہونے کے باوجود علم وفضل کے دعویدار نہیں ہیں اور ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ تمہارے قدرداں نہیں ہیں۔حاشا وکلا۔لیکن تم خود ہی اپنی تلون مزاجی ،طبیعت حربائی اور حرکت جگ ہنسائی سے کوڑیوں کی قیمت کے نہیں رہ گئے ہو۔در اصل ’’**قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر**‘‘ تو یہود مردود جیسی اقوام کی فطرت وطینت کو بتانے اور تمہیں ان طبائع خبیثہ سے بچانے کے لیے نازل ہوا تھا، مگر یہ کیا ہوگیا کہ تم ہی ان کو مات دے رہے ہو۔تم جمعیت وجماعات میں جن عصبیت جاہلیہ، علاقائیت منتنہ اور نعرہ ہائے بغیضہ جاہلیہ کے بیج بو کر اپنی دنیا کے سکون واطمینان کو برباد کررہے ہو، حسد کی آگ جس میں پہلے خود حاسد جل کر خاک ہوتا ہے، سے جل کر راکھ ہورہے ہو اور پھر جمعیت وجماعات ،جماعت اور ملک وملت کے لئے سردرد بن رہے ہو اور ہر وہ فرد جو اجتماعیت واتحاد اور کام کا آدمی ہے اسے ہفوات ومغلطات کے ذریعہ بددل کرنا چاہتے ہو۔لیکن ان پاک بازوں، مخلصین ومحبین اور بے لوث خادمین کا جن کے مطمح نظر مرکز وجمعیت رہی ہے جو خالص اللہ کے لئے اس پر سب کچھ قربان کرکے بھی تمہارے جیسے لوگوں کی ستم رانیوں اور الزام تراشیوں سے کبھی کبھی بددل ضرور ہوئے بلکہ اس کو اسی آرہ میں دفن کردینے کو سوچا بھی جہاں سے یہ قافلہ چلا تھا یا دہلی کے کھنڈروں میں پھیک پھانک دینے اور علمی ودینی واصلاحی کاموں میں مشغول ہوجانے کو سوچنے پر مجبور ہوئے تھے مگر کبھی بھی اس سے بددل ہوکر ناعاقبت اندیشوں کی مذبوحی حرکتوں کی پاداش میں الگ نہیں ہوئے۔

انہی اسلاف دعوت وعزیمت کے ہم خطاکار سہی خلف الرشید ہیں، تمہارے ہر اتہام والزام اور سب وستم کے بدلے دعاگو ہیں اور جواب ضروری ٹھہرا تو بس اتنا کہ

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں سن کے بے مزہ نہ ہوا

ویسے اپنی فطری مجبوریوں اور کچھ منصبی ذمہ داریوں قدرے قلیل ہی سہی اسوۂ پیمبری کے پیروکار ہونے کے ناطے اللہ جل شانہ اور دین وایمان سے ادنی لگاؤ، خشیت الٰہی اور جماعت وملت کی بہی خواہی وخیرخواہی ،جس کو بسا اوقات اپنے اوپر فرض سمجھتا ہوں حسب توفیق آپ سب کے لئے دعا کرتا ہوں اور استغفار بھی۔محض اس جذبے سے کہ کہیں ہم آپ کے اخلاص کی تپش کو آپ کے الفاظ کی گرمی وشدت اور اسلوب کی حدت وعفونت کی وجہ سے محسوس نہ کرنے کی وجہ سے بہی خواہوں اور مخلصین کے حق میں گنہگار وبدگمان تو نہیں ہورہا ہوں۔اور یہ بات تو بے حد ستاتی ہے کہ وقت کے کفار ومشرکین اور طاغین کے حق میں جب زبان **اللهم انا نجعلك في نحورهم** کے لئے کھلتی نہیں کہ دل ملامت کرنے لگتا ہے کہ کیا ہم نے ان کے لئے وہ تمام نصح واخلاص، اسلوب حکیم وقدیم اور ابتلاء انبیاء علیہم السلام ان کی طرح اس راہ میں نرم وگرم سہہ لئے ہیں جو ہمارے انبیاء ومصلحین، ابن تیمیہ وامام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرہ نے سہہ لئے تھے۔پھر بھی اپنی مقبول دعائے واحد کو ان ظالمین کے حق میں نچھاور کرنے کی تمنا کرتے تھے۔اس لئے اپنی تقصیر کثیر اور کوتاہی بسیار کے مدنظر بے ساختہ پکار اٹھتا ہوں کہ **اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون** وہ تو صرف ہمارے اب وجد آدم علیہ السلام کی وجہ سے ہمارے بھائی ہیں، ان کے خون DNA میں دوئی نہیں ہے۔مگر آپ تو میرے بھائی، چچا، زمیل، استاد ومربی، معلم ورہبر دینی وملی اور سب پر مستزاد یہ کہ سلفی مخلص بھائی ہیں۔آپ کی دنیا وآخرت میں کامیابی کیلئے کم ازکم ہم دعا کرکے کیا خطاکار وروسیاہ کار تو نہیں ہورہے ہیں۔ویسے بھی آپ کے حقوق اور کم ازکم آپ کے احسان فراموشی کا ہم مرتکب نہیں ہوسکتے۔ہم پر آپ سب کے حقوق بہت ہیں۔اللہ تعالی ہمیں معاف کردیں۔آپ کا بھلا کریں، ہم آپ کو شکریہ ودعا کا مستحق گردانتے ہیں۔نیز آپ کی آئندہ کی کرم فرمائیوں پر شکریے کے ساتھ ابوحیان اندلسی کے اشعار مستعار کے ذریعہ آپ کے لئے دعاگو ہیں۔

عداتي لهم فضل علي ومنة
فلا صرف الرحمن عني الاعاديا
هم بحثوا عن زلتي فاجتنبتها
وهم نافسوني فاكتسبت المعاليا

ہوسکے تو اس معذور کو معاف کریں اور دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

☆☆☆

قرآن کریم کا تصور علم

مولانا خورشید عالم مدنی، پٹنہ

قرآن کریم کا تصور علم آفاقی ہے، یہ کائنات کے تمام علوم وفنون پر محیط ہے۔ اس نے کبھی اور کہیں علم کو محدود دائرے اور محصور خانے میں مقید نہیں کیا ہے۔ یہ قرآن جب لفظ ''العلم'' بولتا ہے تو اس کوزہ میں زمین کی وسعتیں، سمندر کی گہرائیاں اور آسمان کی بلندیاں بند کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس آفاقیت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن قیامت تک پیش آنے والے انسانی زندگی کے مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے اور انسانی شعبے کی ہر زمانے میں قیادت اور رہنمائی کرتا ہے۔ اس دنیا میں جتنے بلاد وامصار ہیں اقوام وملل ہیں، انسانی بستیاں اور معاشرے آباد ہیں۔ افراد واشخاص پائے جاتے ہیں ان تمام کو تاریخ انسانی کے ہر دور اور زمانے میں اسی کتاب ہدایت سے رہنمائی حاصل کرنی ہے یہی وجہ ہے کہ جملہ شعبہائے حیات انسانی سے متعلق قرآن کریم ایسے اصول وضوابط، ایسے جامع وہمہ گیر قوانین، مسلم قواعد وکلیات اور محکم ومستحکم آئین ومبادی پیش کرتا ہے کہ تاریخ کے کسی دور اور دنیا کے کسی حصہ میں اصول وضوابط کی فرسودگی وناکامی کا دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ یہ کلام حقیقی، اس حکیم رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے جو اس کائنات ارضی وسماوی کا خالق ہے۔ یہ انسانوں کے نام اللہ کا آخری پیغام اور آخری لیٹر (Letter) ہے۔ جس میں رہتی دنیا تک انسانی مسائل ومشاکل کا بہترین حل، امراض انسانی کا شفا بخش علاج اور زندگی کے تمام شعبوں میں پیش آنے والے وقائع وحوادث سے متعلق ربانی ہدایات موجود ہیں۔ اس لولوئے لالہ سے اپنے چمنستان حیات کو اس وقت منور کر سکتے ہیں جب ہم اس کے بحر بیکراں میں غواصی کر کے علم وحکمت کی موتیاں جمع کر لیں۔

آیئے ذرا قرآن کریم کے ہمہ گیر وسیع تصور علم کو دیکھتے ہیں، اس قرآن میں کائنات میں غور وفکر، بحث ونظر، کائنات کی سیر وسیاحت اور اس کے ذریعے حق کی تلاش اور حصول عبرت وموعظت کے احکام بے شمار آیتوں میں موجود ہیں۔ بطور مثال ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ''آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانیاں اور دھمکیاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتیں۔'' (یونس:۱۰۱) قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ''کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتدائے پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا۔'' (العنکبوت:۲۰) اس طرح علوم افلاک، طبعیات، حیوانات پر دعوت فکر ونظر قرآن کی کئی آیتوں میں ملیں گی۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین باہم ملے جلے تھے۔ پھر ہم نے انھیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔'' (سورہ انبیاء:۳۰) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ''کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کس طرح پیدا کئے گئے ہیں۔'' (الغاشیۃ:۱۷)

قرآن کریم کا تصور علم یہ بھی ہے کہ اس نے علم واہل علم کے بڑے فضائل بیان کئے ہیں، یہ دلیل ہے کہ اسلام علم ومعرفت کا دین ہے بلکہ اس کی نگاہ میں انسانی تخلیق کا مقصد ہی علوم قرآن کا حصول ہے اگر اس نے اپنے مقصد تخلیق کو نہیں سمجھا اور اسے حاصل نہیں کر سکا تو اس کا پیدا ہونا بے کار ہے، دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے پہلے قرآن سکھانے کا ذکر کر رہا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ (الرحمن:۱، ۲، ۳) اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قرآن کریم کی نگاہ میں علم کی کتنی عظمت ہے۔ رہا سوال صاحب علم کی رفعت وبلندی کا تو درج ذیل آیات کریمہ پر غور فرمائیں۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ''اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' (آل عمران:۱۸) اس آیت کریمہ سے امام ابن القیمؒ اہل علم کے فضائل پر مشتمل دس نقاط کا تذکرہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں، عزیز طلباء وعلماء کرام کو مفتاح دار السعادۃ ص ۸۰ کا مطالعہ ومراجعہ ضرور کرنا چاہئے، ان میں اہم نقاط یہ ہیں۔

۱۔ اللہ نے اپنی توحید پر تمام مخلوق انسانی میں سے صرف اہل علم ہی کو گواہ بنایا۔
۲۔ اپنی شہادت کے ساتھ علماء کی شہادت کو شامل کیا۔ ۳۔ ملائکہ کی شہادت کے ساتھ ان کی شہادت کو شامل کیا۔ ۴۔ عظیم شئی یعنی توحید پر گواہ بنایا، جب کوئی شئی عظیم ہوتی ہے تو اس پر گواہ بھی بڑے لائے جاتے ہیں (انتہی) واضح رہے کہ توحید سے بڑی کوئی چیز نہیں، یہی اول ہے اور یہی آخر بھی اور یہی تمام انبیاء کرام کی دعوت کا نقطۂ آغاز ہے اگر زندگی میں توحید نہیں تو آپ کی نماز، آپ کے ذکر واذکار اور آپ کے چلے ومراقبے قابل قبول نہیں ہیں، ایسی عظیم چیز پر بطور گواہ جسے پیش کیا جائے اس کی عظمت کا کیا کہنا۔

دوسری آیت کریمہ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ

الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ''آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں، اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھار کھا ہے یعنی جنھیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے۔ پس جس شکار کو وہ تمہارے لئے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھالو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کر لیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یقینا اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔'' (المائدہ: ۴) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں معلم کتا کے شکار کو جائز قرار دیا ہے، ایک کتا اگر وہ سدھایا ہوا، ٹرینڈ ہے اگر کسی جانور کو مردہ پکڑ لاتا ہے تو وہ مردہ جانور حلال ہے اس کے برخلاف اگر کوئی کتا ایسا ہے جو غیر معلم ہے تو وہ جانور حلال نہیں ہوگا۔ یہ آیت علم کی عظمت پر دال ہے اگر بات علم کی نہ ہوتی تو دونوں برابر ہوتے، لیکن عالم کتا کا شکار حلال ہے اور جاہل کتا کا شکار حرام۔ اس کتا کے شکار کو حرمت سے حلت میں بدلنے والی چیز اس کتے کا معلم ہونا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے جاہل کتے کے ذریعے کئے گئے شکار کو مردار اور حرام قرار دیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں طالب علم وصاحب علم کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں ارشاد نبوی ہے **ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والأرض حتی النملة فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر** (ترمذی: ۲۶۸۵) بیشک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں اس شخص کے لئے دعائیں کرتی ہیں جو لوگوں کو نیکی وبھلائی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس حدیث کی شرح میں امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ ایک عالم کے ذریعے انسانیت ہلاکتوں سے محفوظ رہتی ہے، اس لئے ایسے عالم کے لئے آسمان وزمین میں رہنے والے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ جس عالم کے علم اور اس کی کوشش سے دنیا تباہی سے محفوظ رہتی ہے اس عالم کو تو بھی دنیا وآخرت کی ہلاکتوں کے اسباب سے محفوظ رکھ۔

اور چونکہ ایک عالم کی تعلیم خیر انسانیت، نجات وسعادت اور ان کے دلوں کے تزکیہ کا سبب بنتا ہے اس لئے اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی اس کے فرشتوں کی اور زمین والوں کی دعائیں اس عالم وداعی الی الخیر کی نجات، فلاح وسعادت کا ذریعہ بن جائیں یہ اللہ کا بدلہ جنس عمل کے طور پر ہے۔

اور ایک عالم کے لئے انسانوں کے علاوہ جانور اور چوپائے، پرندے اور مچھلیاں ساری چیزیں دعائیں کرتی ہیں کیوں؟ اس لئے کہ ایک عالم شخص دنیا کو جانوروں کے حقوق سمجھاتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ ان حیوانات میں سے کون حلال اور کون حرام ہے، ان جانوروں سے آپ کس طرح کی خدمت لے سکتے ہیں، انھیں ذبح کریں تو کس کے نام پر اور کس طرح کریں۔

چونکہ ایک عالم کا معاملہ حیوانوں کے ساتھ بھی شفقت ورحمت پر مبنی ہوتا ہے وہ ان جانوروں کی تعذیب اور اس کے ساتھ سختی کرنے سے منع کرتا ہے، اس لئے یہ سب بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا: **ثلاثة لھم اجران: رجل من اھل الکتاب آمن بنبیه وآمن بمحمد صلی اللہ علیه وسلم والعبد المملوك اذا ادی حق اللہ وحق موالیه، ورجل کانت عندہ أمة فادبھا فاحسن تأدیبھا، وعلمھا فاحسن تعلیمھا، ثم اعتقھا فتزوجھا، فله اجران** (بخاری کتاب العلم ۹۷) تین شخص کے لئے دوگنا ثواب ہے، ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اپنے نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دوسرے وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو اچھی تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی عامر شعبی رحمہ اللہ ہیں جو تابعی ہیں، بڑے فقیہ، محدث پانچ سو صحابہ سے ان کی ملاقات ہے انہوں نے جب اپنے شاگردوں کو یہ حدیث سنائی تو فرمایا **اعطینا کھا بغیر شئی قد کان یر کب فیما دونھا الی المدینه** ہم نے یہ حدیث تمہیں فری میں دیدی ہے ورنہ ہم تو اس سے بھی چھوٹی حدیث حاصل کرنے کے لئے بغداد سے مدینہ جاتے تھے، یہ محدثین کرام کے جہود وثمرات ہیں کہ آج ہمارے پاس دین کا ذخیرہ کسی محنت کے بغیر موجود ہے۔ ورنہ ہمارے اسلاف نے طلب حدیث کے لئے بڑی محنتیں کیں طویل اسفار کئے راستے کی صعوبتوں کو برداشت کیا، یہ ابو حاتم الرازی ہیں فرماتے ہیں میں نے حدیث سننے کے لئے تین ہزار میل پیدل سفر کیا شاگردوں نے پوچھا **ثم ترکت** اس کے بعد آپ نے سفر کرنا بند کر دیا **قال لا بل ترکت العد** فرمایا سفر نہیں روکا میل کا گننا چھوڑ دیا۔ اور شیخ بقی بن مخلد اندلس کے محدث ہیں فرماتے ہیں طلب حدیث کے لئے میں نے تین براعظم افریقا، یورپ، ایشیا کا سفر کیا ہے۔

کچھ لوگ اسلام کے نظام عدل ''لونڈی'' رکھے جانے پر کہتے ہیں یہ ظالمانہ تصور ہے، یہ غیرت کے خلاف ہے، غور فرمائیں۔ اگر کسی شہر کے مرد قتل کر دیے جائیں اور وہاں کی عورتوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو انجام کیا ہوگا معاشرہ گندہ ہو جائے گا دیکھا نہیں روس کی بیشتر ریاستیں آزاد ہوئیں اور وہاں یہ نظام نافذ نہیں کیا گیا تو وہ عورتیں گندے کاروبار کرنے پر مجبور ہوئیں۔ اور یہ اسلام ہے جس نے ہر عورت کو ایک مجاہد کے حوالہ کیا اور اس کی کفالت، تعلیم وتربیت سے آزاد کر کے بیوی بنا لینے کی فضیلت سنائی تو یہ ظالمانہ اصول ہو گیا۔

امام بخاری اس حدیث کو لائے ہیں تعلیم کی اہمیت کو واضح کرنے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ لونڈی کو بھی تعلیم دی جائے اور جب لونڈی کی تعلیم پر دوہرا اجر ہے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

صحت احادیث کا اہتمام: اہمیت وضرورت

مولانا طارق اسعد، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

منجملہ اسلامی علوم میں فن مصطلح الحدیث نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، احادیث کے صحت وضعف کا علم، راویان حدیث کے تراجم، متواتر وآحاد کی معرفت، علل وشذوذ کی جانکاری وغیرہ وغیرہ مختلف ومتنوع معارف پر یہ فن مشتمل ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ محدثین کرام اور ناقدین حدیث نے احادیث کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں کا جس باریک بینی اور ژرف نگاہی سے جائزہ لیا ہے اور اس بحر محیط کی جس طرح شناوری کی ہے وہ اپنے آپ میں ایک مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہیں کی مخلصانہ جہود ومساعی کا یہ ثمرہ ہے کہ آج حدیثوں کے صحت وضعف کا علم بآسانی ہو جاتا ہے اور ان پر حکم لگانا نہایت ہی سہل ہو چکا ہے۔ بقول مولانا الطاف حسین حالی رحمہ اللہ:

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
رجال اور اسانید کے ہیں جو دفتر
گواہ ان کی آزادی کے ہیں یکسر

چوں کہ ان تمام تر جد وجہد اور کاوشوں کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ کے اقوال، افعال اور تقریرات سے ہے اور آپ ﷺ کا ہر قول وعمل تشریعی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہر اس واقعہ کی نسبت جناب محمد ﷺ کی طرف درست اور متحقق ہو جو بیان کیا جا رہا ہے، آپ کی طرف منسوب احادیث کی اسنادی حیثیت اجاگر کیا جائے صحیحین کے علاوہ کی روایتیں حکم کے ساتھ ذکر کی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام متن سے پہلے اسناد پر توجہ دیا کرتے تھے کہ آیا یہ سند صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس کے راویوں میں کسی پر ضعف کا کوئی وصف تو نہیں طاری ہے، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے تو یہاں تک کہا کہ: ''**الإسناد من الدين ولو لا الإسناد لقال من شاء ما شاء**'' کہ علم الاسناد دین کا حصہ ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہتا۔ (**شرف أصحاب الحديث** از خطیب بغدادی ص ۱۴)

امام بقیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے چند حدیثوں کا مذاکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ کتنا اچھا ہوتا کہ اگر ان کے پر (یعنی سندیں) ہوتیں۔ (**فتح المغيث بشرح ألفية الحديث** از ابوالخیر محمد سخاوی ۳/ ۳۳۱)

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محدثین نے خود پر راویوں کے عیوب ظاہر کرنے کو لازم کر رکھا ہے، اس لیے کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے، کیوں کہ دین کے بارے میں جو خبریں (حدیثیں) ہیں، وہ حلال، حرام، امر، نہی اور ترغیب وترہیب کو بیان کرتی ہیں، ایسا راوی جو صدق وامانت کا خوگر نہیں اس کا عیب لوگوں پر ظاہر نہ کرنے والا شخص مسلمان عوام کو دھوکہ دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، ج:۱،ص:۲۰)

چوں کہ فن حدیث واصول حدیث کا اصل مقصد یہ تھا کہ جہاں ایک طرف مسلمان دین کے اس اہم سرچشمے سے واقف ہوں، اپنے نبی کے اقوال وافعال سے آگاہی حاصل کر سکیں اور زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کی اتباع کریں وہیں دوسری جانب یہ امر بھی پیش نظر رہا کہ آپ کے فرمودات وافعال کو کذب ودروغ گوئی سے پاک رکھا جائے، آپ کی حدیثوں کو وضاعین اور کذابین کی دسیسہ کاریوں سے محفوظ کیا جائے اور سنت وحدیث کے مجموعے کو صحیح صحیح عوام الناس تک پہنچایا جائے، اسی امر کے پیش نظر اصول حدیث کا وہ عظیم الشان فن ایجاد ہوا جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حافظ محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''۔۔۔۔اس سے بڑھ کر واقعہ یہ ہے کہ انسانوں کے بارے میں جو معلومات آج علم انساب کی کتب میں جو ہمارے پاس درجنوں کی تعداد میں موجود ہیں ان کا اگر تجزیاتی مطالعہ کیا جائے اور تحقیقی جائزہ لیا جائے تو بیشمار نئے نئے اور حیران کن انکشافات سامنے آئیں گے۔ ان انساب کی کتابوں کو اگر آج کمپیوٹرائز کیا جائے اور ان ساری معلومات کو جمع کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اس ساری کاوش کا مقصد صرف اس ایک انسان کے بارے میں معلومات جمع کرنا تھا، اور وہ حضور ﷺ کی ذات گرامی تھی۔'' (مقدمہ ضعیف اور موضوع روایات از مولانا محمد یحییٰ گوندلوی ص:۳۳)

جان ڈیون پورٹ نے اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن میں لکھا ہے: ''اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام مقننین اور فاتحین میں ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے وقائع عمری محمد کے وقائع عمری سے زیادہ تر مفصل اور سچے ہوں۔'' (خطبات مدراس از علامہ سید سلیمان ندوی، ص:۷۰)

تراث کی حفاظت: امت مسلمہ بمقابلہ دیگر اقوام

اس میں کوئی شک نہیں کہ دیگر قوموں کے پاس بھی ان کے مذہبی صحائف، ان کے انبیاء، مزعومہ معبودان، انبیاء کے متبعین وغیرہ کے بارے میں مفصل یا مجمل مواد موجود ہے اور ان کی تاریخ بھی انہوں نے قلم بند کی ہیں مگر اولاً نہ تو اس قدر تفصیل کے

ساتھ انہوں نے واقعات اکٹھا کیے کہ ان کے پیشواؤں کے شب و روز کا ایک ایک گوشہ سامنے آتا اور ان کی پوری زندگی کی صاف و شفاف تصویر نظر آتی اور نہ ہی صداقت و دیانت کے وہ ٹھوس اور غیر متزلزل پیمانے مقرر کیے گئے جن پر ہر راوی کو پرکھا جائے اور ایک ایک ناقل کی امانت و صداقت کو ماپا جائے، انہیں اپنے پیشواؤں کے متعلق جو بھی معلومات فراہم ہوئیں بلا کسی جانچ پرکھ کے رقم کر دیا اور اپنی مذہبی کتابوں میں محفوظ کر لیا، چنانچہ ان کی کتابیں اولاً تو دیو مالائی اور ناقابل یقین واقعات سے بھری پڑی ہیں اور ثانیاً ان کے مواد میں اس قدر تضاد اور اختلافات ہیں کہ صدیاں گزرنے کے بعد آج تک ان میں تطبیق وجمع کی کوئی صورت نہیں پیدا ہو سکی۔

علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں: ''اس قسم کی زبانی روایتوں کے قلم بند کرنے کا موقع جب دوسری قوموں کو پیش آیا ہے یعنی کسی زمانہ کے حالات مدت کے بعد قلمبند کیے جاتے ہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی بازاری افواہیں قلمبند کر لی جاتی ہیں، جن کے راویوں کا نام ونشان تک معلوم نہیں ہوتا، ان کی افواہوں میں سے وہ واقعات انتخاب کر لیے جاتے ہیں جو قرائن اور قیاسات کے مطابق ہوتے ہیں، تھوڑے زمانے کے بعد یہی خرافات ایک دلچسپ تاریخی کتاب بن جاتے ہیں، یورپ کی اکثر یورپین تصنیفات اسی اصول پر لکھی گئی ہیں۔

لیکن مسلمانوں نے اس فن سیرت کا جو معیار قائم کیا ہے، اس سے بہت زیادہ بلند تھا، اس کا پہلا اصول یہ تھا کہ جو واقعہ بیان کیا جائے اس شخص کی زبان سے بیان کیا جائے جو خود شریک واقعہ تھا، اور اگر خود نہ تھا تو شریک واقعہ تک تمام درمیانی راویوں کے نام بہ ترتیب بیان کیے جائیں، اس کے ساتھ یہ بھی تحقیق کی جائے کہ جو اشخاص سلسلہ روایت میں آئے کون لوگ تھے؟ کیسے تھے؟ ان کے مشاغل کیا تھے، ان کا چال چلن کیسا تھا؟ سمجھ کیسی تھی؟ ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟ سطحی الذہن تھے یا نکتہ رس؟ عالم تھے یا جاہل؟ ان جزئی باتوں کا پتہ لگانا سخت مشکل تھا لیکن سیکڑوں ہزاروں محدثین نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کر دیں، ایک ایک شہر میں گئے، راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کے حالات دریافت کیے، انہیں تحقیقات کے ذریعہ سے اسماء الرجال کا وہ عظیم الشان فن ایجاد کیا جس کی بدولت کم از کم پانچ لاکھ شخصوں کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ (خطبات مدراس از سید سلیمان ندوی ص: ۶۴)

علم اسماء الرجال

ذخیرہ حدیث کی حفاظت کے لیے وضع کردہ اصول حدیث کا عظیم الشان علم اپنے ساتھ دیگر بہت ساری برکتیں بھی لایا، اس فن کے طفیل نہ صرف احادیث کی نقد و پرکھ کے پیمانے متعین ہوئے بلکہ اس کے نتیجے میں لاکھوں افراد کے احوال و کوائف اور ان کی صدق و دیانت داری کے رجسٹر بھی تیار ہوئے۔ تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ ایک ایک فرد کے حالات زندگی کی اتنی گہرائی و گیرائی سے کھوج کی گئی ہو اور ان کے اس قدر مفصل حالات قلم بند کیے گئے ہوں، ایک مستشرق وان کریمر کہتا ہے کہ کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گزری جو آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہو۔ (خطبات مدراس ص: ۵۳)

امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: ''تخلیق آدم سے لے کر اب تک کوئی قوم ایسی امانت دار نہیں گزری جو اپنے نبی کے آثار کی اس طرح حفاظت کرے جیسے اس امت (محمدیہ) نے کی۔'' (**علم الرجال: نشأته وتطوره من القرن الأول إلى نهاية القرن التاسع**، از ڈاکٹر محمد بن مطر الزہرانی ص: ۹۱)

امام خطیب بغدادیؒ محمد بن حاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''اللہ تعالی نے اس امت کو تین چیزوں کے سبب خصوصیت بخشی ہے، جو اس امت سے پہلے کسی اور کو نہیں دی گئی تھی، علم الاسناد، انساب اور اعراب'' (**شرف أصحاب الحديث** ص ۴۰)

وضع حدیث کا فتنہ

صحابہ کرام کے دور خیر القرون میں احادیث نبوی دسیسہ کاری اور فتنہ سازی سے محفوظ رہیں، کیوں کہ صحابہ کرام نے اپنی ناقابل تردید صداقت و دیانت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کے پیغامات کو بلا کم و کاست آنے والی نسلوں کو پہنچا دیا اور احادیث نبویہ کی گردش لیل ونہار کی شر سامانیوں سے حفاظت فرمائی مگر جب فتنوں کا دور دورہ ہوا اور اسلام کے نام پر نئے نئے گروہوں نے دین کو نقصان پہنچانے کا عمل مذموم شروع کیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ سنت نبوی کے اس عظیم سرمایے کی حفاظت کی جائے، چوں کہ ان باطل گروہوں کا اولین ہدف احادیث نبویہ ہی تھیں اور ان کا براہ راست نشانہ نبی کریم علیہ السلام کی سنن تھیں اس لیے انہوں نے نہ صرف احادیث کے تئیں شکوک پیدا کرنا شروع کیا اور ان کی حجیت کے متعلق سوالیہ نشان کھڑا کیا بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر وضع حدیث کا گناہ عظیم بھی اپنے سر لے لیا، اپنے مسلک و مذہب کی ترویج و اشاعت کے لیے نبی ﷺ پر بہتان تراشی کی اور احادیث کے مفاہیم و معانی کی من مانی تاویلات شروع کر دیں، ایسے نازک وقت میں اللہ نے وحی غیر متلو کی حفاظت کے لیے کچھ بندوں کو منتخب فرمایا، ''رب کریم نے اس دور میں احادیث نبوی کا دفاع کرنے کے لیے کبار حفاظ و نقاد پر مشتمل جید علماء کی ایک جماعت پیدا کر دی، ان علماء نے حق و باطل کو ممیز و ممتاز کرنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دروغ بافی کرنے والوں کے جھوٹ کی قلعی کھول کر تقرب الٰہی حاصل کیا، ان علماء نے رواۃ حدیث کا مرتبہ و مقام متعین کیا اور مدح و ذم جس کے مستحق تھے اس سے ان کو ملقب کیا، چنانچہ خدا کے دین میں انہوں نے کسی کی رو رعایت ملحوظ نہ رکھی، وہ صاف کہتے کہ فلاں ثقہ راوی ہے،

فلاں حجت ہے، فلاں کذاب اور فلاں لین الحدیث ہے، فلاں ضعیف ہے، اور فلاں کی روایت قبول کرنے میں حرج نہیں اور اس قسم کے دیگر القاب جو رواۃ حدیث کی عظمت و ثقاہت یا ان کے ضعف وسقوط کی علامت ہیں۔'' (**الحدیث والمحدثون** از محمد ابوزہرہ: ۳۳)

ڈاکٹر یوسف القرضاوی اہل باطل کی سعی مذموم اور ان کے بالمقابل علماو محدثین کی مساعی کریمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جب یہ لوگ قرآن مجید میں کسی قسم کے اضافہ سے خود کو عاجز و درماندہ پاتے ہیں کیوں کہ قرآن مجید کے سینوں میں محفوظ، مصاحف میں مسطور اور زبانوں پر رواں ہونے کی بنا پر اس میں کسی ترمیم اور حذف و اضافہ کا امکان نہیں ہے تو وہ قرآن مجید کے مقابلے میں سنت میں غلط انتساب اور اضافہ کی کوشش زیادہ آسان سمجھتے ہیں اور اس میں اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ وہ بغیر کسی دلیل و برہان کے یہ کہیں کہ اللہ کے رسول نے ایسا ایسا فرمایا۔

لیکن امت کے جید اور ممتاز علمائے کرام اور حدیث وسنت کے محافظین نے ان کی ہر چال کو ناکام کر دیا اور دین وسنت میں ان کی غلط تاویلات کی ہر کوشش کا سد باب کیا۔

کیوں کہ نہ وہ بغیر سند کے کوئی حدیث قبول کرتے ہیں اور نہ اس کے کسی راوی کی چھان بین اور تحقیق و تفتیش کیے بغیر اس کی کوئی سند قبول کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ راوی کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات کا علم حاصل کرتے ہیں، یعنی وہ کس حلقہ سے تعلق رکھتا ہے؟ اس کے رفقاء کون ہیں؟ اس کے شاگرد کتنے اور کون ہیں؟ اور اس کے اساتذہ کون کون ہیں؟ پھر وہ اس کی امانت و دیانت اور تقوی کے معیار نیز اس کی قوت حافظہ اور یادداشت کو بھی پرکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ مشہور وثقہ راویوں کی روایت سے کہاں تک مطابق ہے یا وہ نامانوس اور غریب روایات اور منفرد روایات کی حیثیت رہتی ہیں۔ اور جب وہ ان کے معیار تحقیق پر پورا اترتا ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث کو نقل کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سند کو دین کا جز قرار دیتے ہیں کیوں کہ اگر سند نہ ہو تو جو شخص جو چاہتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیتا۔

محدثین نے صرف ان احادیث کو قبول کیا جو شروع سے لے کر آخر تک عادل وضابط اور ثقہ راویوں سے متصل السند ہوں، جن میں کوئی ظاہری یا مخفی انقطاع نہ ہو اور جو روایت حدیث کی تمام مذموم علتوں اور عیوب سے پاک ہوں اور اس کی حیثیت شاذ حدیث کی نہ ہو۔

سند کو قبول کرنے کے سلسلے میں یہ تحقیق و تدقیق اور قیود و شرائط ملت اسلامی کی امتیازی خصوصیت ہے جس کے ذریعے انہوں نے معاصر مہذب اقوام پر علمی تاریخی نظام کی بنیادیں وضع کرنے میں سبقت حاصل کی ہے۔ (**کیف نتعامل مع السنة النبوية** از ڈاکٹر یوسف القرضاوی ص: ۹۳)

محدثین کرام کی مساعی جمیلہ: اس ضمن میں علمائے کرام اور محدثین عظام رحمہم اللہ کی پر خلوص کدو کاوش اور حد درجہ کی محنت شاقہ کا ذکر خالی از بحث نہیں ہوگا جو نفس مضمون کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔ تاریخ کے اوراق میں ان نفوس قدسیہ کی جانفشانی کی جو داستانیں مرقوم ہیں وہ اس امر کی طرف صراحتا اشارہ کرتی ہیں کہ یہ تمام تر کدو کاوش رطب و یابس اور کھرے کھوٹے میں تمیز کے لیے انجام دی گئیں، امام ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اگر کوئی اپنے گھر بیٹھ کر من گھڑت روایت لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے ظاہر کر دیتا ہے۔'' (**المدخل إلى كتاب الإكليل** از ابوعبداللہ الحاکم ص: ۳۵)

امام سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ میں صرف ایک حدیث کی طلب میں کئی دن اور راتوں کا سفر کیا کرتا تھا۔ (**الطبقات الكبرى** از ابن سعد، ۱۲۰/۵، **جامع بيان العلم وفضله** از ابوعمر یوسف ابن عبدالبر، ۹۴/۱)

امام ابوحاتم رازیؒ اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: ''میرے بیٹے! میں احادیث نبویہ کی تلاش میں پاپیادہ تین ہزار میل سے زیادہ سفر کر چکا ہوں'' (**البداية والنهاية** از ابن کثیر: ۵۹/۱۱)

امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں: ''میں ایک لاکھ احادیث کو یوں جانتا ہوں جیسے ان کو دیکھ رہا ہوں، ستر ہزار احادیث مجھے یاد ہیں اور مجھے چار ہزار احادیث ضعیفہ یاد ہیں'' (الحدیث والمحدثون، ص: ۴۴۸)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''سفیان اور وکیع جیسے عظیم ناقدین حدیث بڑی محنت و کاوش کے بعد ایک ہزار احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف ایک حدیث مرفوع متصل نکال سکتے تھے'' (**حجة الله البالغة** از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ۱۴۸/۱)

شیخ محمد ابوزہرہ مصری اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''جب ایک ہزار ضعیف اور موضوع احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف ایک ایسی حدیث مل سکتی تھی جو شرائط صحت کی جامع ہو تو اس سے ظاہر ہے کہ ائمہ حدیث کو احادیث صحیحہ کی طلب و تلاش میں کس قدر محنت و کاوش کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ حق بات یہ ہے محدثین نے حدیث نبوی، اس کے رواۃ و رجال اور متون و اسانید کی خدمت کر کے بہت بڑا علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے شیوخ و اساتذہ سے احادیث اخذ کرتے وقت بھی وہ حد درجہ حزم و احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ (**الحدیث و المحدثون**، ص: ۳۳۸)

پس چہ باید کرد؟

پس اس مفصل بحث سے یہ امر آشکار ہوا کہ علمائے امت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی حفاظت کے لیے جان کی بازی لگادی اور احادیث کے عظیم ذخیرے سے صحیح وضعیف کی نشاندہی کردی، کھرے کھوٹے میں تمیز کردی اور رطب و یابس کی وضاحت فرمادی، اب امت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان محدثین کی خدمات جلیلہ سے استفادہ کرتے ہوئے احادیث نبوی میں صحت کی جانچ کرے اور موضوع وضعیف روایتوں کے ذکر و بیان سے اجتناب کرے۔ کیوں کہ اس سے نہ صرف نبی کریم ﷺ پر بہتان تراشی و دروغ گوئی کے گناہ عظیم میں وقوع کا خدشہ ہے بلکہ اس سے بدعات وخرافات اور اسلام میں جو چیزیں نہیں ہیں انہیں دین کا حصہ بنانے کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''منقولات میں کذب وصدق دونوں ہیں اور ان دونوں کے درمیان تمیز کا مرجع علم حدیث ہے، جیسا کہ ہم عرب اور غیر عرب کی نحو میں فرق کرنے کے لیے نحویوں سے رجوع کرتے ہیں، علمائے لغت سے مراجعہ کرتے ہیں کہ یہ چیز لغت (کے امور) میں سے ہے یا نہیں، اسی طرح علمائے طب وشعر کی طرف بھی رجوع کرتے ہیں، پس ہر علم کے لیے مخصوص افراد ہوتے ہیں جو اس کی باریکیوں کو جانتے ہیں، علمائے حدیث ان تمام لوگوں میں سب سے جلیل القدر سب سے زیادہ سچے، اعلی مرتبت و دین دار، اورصدق وامانت، اور علم وتجربہ کے اعتبار سے عظیم تر ہیں (**مختصر منهاج السنة لشيخ الإسلام أحمد ابن تيمية**، اختصار شیخ عبداللہ بن محمد الغنیمان، ص: ۳۶۷)

ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں:

''ایک داعی کے لیے یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ حدیث سے کسی مفہوم یا موقف پر استشہاد کرتے وقت غور وفکر اور تحقیق وتدقیق سے کام لے، درحقیقت یہ بات تمام اہل علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف قابل اعتبار مصادر پر ہی اعتماد کریں اور اپنی تہذیب وثقافت کو غلط، منکر، موضوع اور بے سند روایات سے پاک کریں جن سے ہماری دینی ثقافت سے متعلق کتابیں بھری پڑی ہیں۔'' (**كيف نتعامل مع السنة النبوية**: ڈاکٹر یوسف القرضاوی: ۷۸)

ضعیف احادیث پر عمل کا مسئلہ:

یہاں پر ایک بات ملحوظ رہے کہ علمائے امت نے احادیث ضعیفہ پر بہرصورت عمل کرنے سے منع کیا ہے سوائے فضائل اعمال کے باب میں، بہت ساری شرطوں کے ساتھ ترغیب وترہیب کے ضمن میں ضعیف احادیث کی روایت کی اجازت دی ہے، جیسا کہ امام منذری، ابن رجب، ابن حجر، سیوطی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں، لیکن اس کے برعکس اکثر علما کا خیال ہے کہ ضعیف احادیث پر کسی صورت میں عمل یا ان کا بیان جائز نہیں ہے، امام بخاری، امام مسلم، یحییٰ بن معین، ابن حزم، ابن العربی، ابوشامہ امام شافعی اور متاخرین میں علامہ احمد محمد شاکر اور علامہ ناصر الدین البانی رحمہم اللہ کی یہی رائے ہے کہ ترغیب وترہیب کے باب میں بھی ضعیف احادیث پر عمل درست نہیں ہے، علامہ احمد محمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میرا خیال ہے ضعیف احادیث میں ضعف کی وضاحت ہر حال میں واجب ہے، بصورت دیگر لوگوں کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ وہ صحیح حدیث ہے خاص طور سے یہ چیز اس وقت اور بھی ضروری ہوجاتی ہے جب کہ ناقل کا ان علمائے حدیث میں شمار ہوتا ہو جو اس سلسلے میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں، ضعیف روایت کی عدم قبولیت میں احکام اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث کے درمیان سرموفرق نہیں ہے، بلکہ نبی ﷺ سے غیر ثابت شدہ احادیث کسی کے لیے بھی حجت نہیں ہیں'' (**كيف نتعامل مع السنة النبوية**، ص: ۱۱۰)

اور یہی بات مناسب بھی معلوم ہوتی ہے کہ ضعیف احادیث پر بہرصورت عمل کا دروازہ بند کردیا جائے، کیوں کہ اولاً یہ نہ تو (جیسا کہ بعض حضرات کا کہنا ہے) اجماعی مسئلہ ہے، بلکہ چند علما کی رائے ہے اور وہ بھی بہت ساری شرطوں کے ساتھ ترغیب و ترہیب کے باب میں احادیث ضعیفہ کی روایت کی اجازت دیتے ہیں، اس لیے یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اور دلائل اور قرائن کی روشنی میں نفی کرنے والوں کی بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے، دوم جس طرح دیگر ابواب میں جس خدشہ کے پیش نظر احادیث ضعیفہ پر عمل وروایت سے منع ہے وہی علت یہاں بھی موجود ہے اور ایسا کوئی قرینہ نہیں جس کی رو سے اس کی اجازت درست معلوم ہو، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فیصلہ کن بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مشرق ومغرب کے مسلمان بھائیوں کو میری نصیحت ہے کہ ضعیف احادیث پر مطلقاً عمل کرنا ترک کردیں اور اپنی تمام تر توجہ نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ حدیثوں پر عمل کرنے پر مرکوز کریں، اس لیے کہ صحیح احادیث میں وہ تمام (باتیں) موجود ہیں جو انہیں ضعیف حدیثوں پر عمل کرنے سے بے نیاز کردیں گی اور اسی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دروغ گوئی کے وقوع سے بچاؤ ہے، ہمارا تجربہ ہے کہ جو لوگ اس قاعدہ کی مخالفت کرتے ہیں وہ جھوٹ میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور ہر اس حدیث پر عمل کرنا شروع کردیتے ہیں جو ان تک پہنچتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک جانب اشارہ کیا تھا: ''**كفى بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع**''

(**مقدمة صحيح الجامع الصغير وزيادته** از علامہ ناصر الدین البانی: ۵۶)۔ فضائل اعمال کے باب میں ضعیف احادیث کی حجیت وعدم حجیت کے لیے ملاحظہ فرمائیں **صحيح الترغيب والترهيب** از علامہ ناصر الدین البانی ۱/ ۳۶-۴۷، **مقدمة صحيح الجامع الصغير** از علامہ البانی، **كيف نتعامل مع السنة النبوية**، ص: ۹۹ وغیرہ)

سوشل میڈیا اور من گھڑت روایتیں: افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا

ہے کہ آج کل سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا سمیت دیگر ذرائع ابلاغ میں موضوع وضعیف احادیث کا طومار بندھا پڑا ہے، خاص کر سوشل میڈیا بشمول فیس بک، واٹس ایپ پر ایسی ایسی من گھڑت روایات دیکھنے کو ملتی ہیں کہ جن کا دور دور سے حدیث وسنت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، یہ ایسی روایتیں ہیں جو علماء ومحدثین کی ''موضوعات'' کے باب میں جمع کی گئی کتابوں میں بھی ندارد ہیں، یعنی ان کی ایجاد بیسویں یا اکیسویں صدی میں ہوئی ہے۔اور پھر انہیں سوشل میڈیا پر بڑے دھڑلے سے ثواب کی نیت سے شیئر کیا جاتا ہے، نہ تو ان حدیثوں کا حوالہ درج ہوتا ہے، نہ ان کا عربی متن ہی مذکور ہوتا ہے کہ کچھ تو ان کی اصلیت کا سراغ لگایا جا سکے۔ وضع حدیث کا یہ فتنہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے، صارفین بلا سوچے سمجھے اس قسم کی روایتوں کو آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے اور ضعیف وموضوع حدیث کی شناعت سے باخبر کیا جائے، انہیں بتایا جائے کہ کس طرح سے محدثین وناقدین نے ایک ایک حدیث کی صحت کے لیے ہزاروں مصیبتیں برداشت کیں اور ان کی انتھک کاوشوں کے ثمرے میں آج ہمارے پاس دین اصلی شکل میں پہنچا ہے۔

حرف آخر: خلاصہ کلام یہ کہ احادیث نبوی کا ذکر وبیان نہایت ہی حساس امر ہے، کیوں کہ احادیث کے ذخیرے میں رطب ویابس اور سچ وجھوٹ دونوں ہیں، محدثین کرام پر اللہ رحم فرمائے اور ان کی قبروں کو منور کرے کہ انہوں نے کھرے کھوٹے اور صحیح غلط کی تمیز کر دی اور امت کو نبی علیہ السلام کے فرمودات سے صحیح صحیح آگاہ کر دیا، پس ہر شخص کی یہ ذمہ داری بنتی ہے- خواہ عام ہو یا خاص، داعی ہو یا مدرس، قلم کار ہو یا خطیب- کہ وہ احادیث نبویہ کی صحت کے تاکد کا اہتمام کرے، غیر صحیحین کی احادیث کی سند پر نظر رکھے اور ان کا حکم تلاش کرے اور افضل یہ ہے کہ ان احادیث کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کا درجہ بھی قارئین وسامعین کے گوش گذار و نظر نواز کر دے۔ یہ ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہے کہ مذکورہ معاملہ حدیث نبوی کا ہے، حدیث میں جھوٹ بولنا اور کذب بیانی کرنا عام معاملات میں دروغ گوئی سے کہیں زیادہ خطرناک اور بڑا جرم ہے، نبی کریم کا فرمان ہے ''إن كذبا علي ليس ككذب علی أحد فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ''(صحیح مسلم، ح:۴) میرے اوپر بہتان تراشی تم میں سے کسی شخص پر دروغ گوئی جیسا نہیں ہے، جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اللہ تعالی ہمیں احادیث صحیحہ کی حفاظت اور ان کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کر سکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے اصل درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا، امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن پندرہ روزہ ''جریدہ ترجمان'' (اُردو)، ماہنامہ ''اصلاح سماج'' (ہندی)، نیز ماہنامہ ''دی سمپل ٹروتھ'' (انگریزی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایاجات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔ کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان، اصلاح سماج ودی سمپل ٹروتھ کے بقایاجات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

صفاتِ باری تعالیٰ
صفتِ غضب

مولانا عبید اللہ الباقی اسلم
جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

اولا: غضب کی تعریف:

أ۔ **غضب کی لغوی تعریف**: ابن فارس کہتے ہیں: ''الغين والضادوالقاء أصل صحيح يدل على شدة وقوة'' (مقاييس اللغة (۴/ ۴۲۸) ''غین ضاد، اور باء ایک ایسی صحیح اصل ہے جو شدت اور قوت پر دلالت کرتی ہے۔

اور غضب دراصل رضا کی ضد ہے (دیکھیں: القاموس المحیط (ص: ۱۵۴)

ب۔ **غضب کی شرعی تعریف**: غضب اللہ تعالیٰ کی ایک فعلی صفت ہے، جو اس کے جلال وعظمت کے شایان شان ہے، جیسے اس نے اپنے لئے اسے ثابت فرمایا ہے اور اسے کسی سبب کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے، مثلاً شرک ومعصیت کا ارتکاب کرنا وغیرہ (دیکھیں: موسوعة العقيدة (۵/ ۲۱۹۵)

سو صفت غضب اللہ تعالیٰ کی ایک حقیقی صفت ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے، چنانچہ وہ جس سے اور جب چاہے ناراضی کے سبب پائے جانے پر ناراض ہوسکتا ہے۔ (دیکھیں: العقود الذہبیہ (۱/ ۲۹۹)

لہٰذا اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ناراضی کے اسباب پائے جانے پر ناراض ہوتا ہے، اور اس کی ناراضی اسی کے جلال وعظمت کے لائق ہوا کرتی ہے۔ (دیکھیں: التنبیہات السنیۃ (ص: ۸۴)

ثانیا: **صفت غضب کے چند دلائل**: ۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَمَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى** ''اور جس پر میرا غضب نازل ہوجائے وہ یقیناً تباہ ہوا۔ (سورۃ طہ ۸۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ** ''پس وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا۔'' (سورۃ الانفال ۱۶)

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: **لما قضى الله الخلق كتب فی كتابه، فهو عنده فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی** ''جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔ (صحیح البخاری ح: ۳۱۹۴) وصحیح مسلم ح: ۲۷۵۱)

ثالثاً: **صفت غضب کے بارے میں اہل علم کے چند اقوال**: ۱۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **والله يغضب ويرضى، لا كأحد من الورى** ''اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، اور خوش (بھی) ہوتا ہے، (مگر اس کی ناراضی وخوشی) کسی مخلوق کی طرح نہیں ہوا کرتی ہے۔'' (العقیدۃ الطحاویۃ، ضمن المتون العلمیۃ، المستوی الرابع (ص: ۱۵۹)

۲۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے: **ووصف نفسه بالغضب فقال: وغضب الله عليهم ولعنهم** (سورۃ الفتح: ۶) **ووصف عبده بالغضب فی قوله: (ولما رجع موسى الى قومه غضبان أسفا** (سورہ الأعراف: ۱۵۰) **وليس الغضب كالغضب** اور اس نے خود کو (صفت) غضب سے موصوف فرمایا ہے، پس اس کا ارشاد گرامی ہے: ''اور اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی۔ اور اپنے اس قول میں اپنے بندے (موسی علیہ السلام) کو (بھی صفت) غضب سے موصوف فرمایا ہے: اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے واپس آئے'' اور (یہ واضح رہے کہ) اللہ کا غضب بندے کا غضب جیسا نہیں ہوسکتا ہے۔ (التدمیریۃ ص: ۲۹)

۳۔ امام ابن ابی العز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **ومذهب السلف وسائر الأئمة اثبات صفة الغضب والرضا**۔۔۔ اور سلف وتمام ائمہ کرام کا مذہب رہا ہے کہ صفت غضب اور رضا کو (اللہ تعالیٰ کے لئے بغیر تحریف وتعطیل اور بغیر تکییف وتمثیل کے) ثابت کیا جائے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ ۲/ ۶۸۵)

رابعاً: **صفت غضب کے چند آثار**: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سب سے بڑا سبب اس کی حرمت کو پامال کرنا ہے، اور اسی لئے اس نے بہت ساری قوموں کو ہلاک کردیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ** ''پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا'' (سورۃ الزخرف: ۵۵)

۲۔ دشمنان رسل علیہم السلام، اور اعداء دین کا ظاہر ہونا، اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہونا یہ دراصل بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے ایک عبرت ہے: **فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ** ''ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا، اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا

کردیا۔"(سورہ الانعام:۵)

اورفرمایا:فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ "پس ہم نے ان سے انتقام لیااور دیکھ لے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟(سورہ الزخرف:۲۵)

۳۔اللہ تعالیٰ کے اوامر کی پاسداری اورنواہی سے اجتناب کرنے والے،اور منہیات کے ارتکاب اور محرمات میں واقع ہونے والوں کا انجام ایک نہیں ہوسکتا ہے: افنجعل المسلمين كالمجرمين "کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کردیں گے۔"(سورۃ القلم:۳۵)

اوراسی لئے اہل ذنوب کواللہ تعالیٰ کے غضب کی وعید سنائی گئی ہے: وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ "اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو"(سورۃ النور:۹)

جب کہ اہل حسنات کو گناہوں کی مغفرت کی بشارت سنائی گئی ہے: اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ "یقینا نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے" (سورہ ہود:۱۱۴)

انسان ہونے کے ناطے غلطیاں ہوسکتی ہیں مگر توبہ،ایمان،اورعمل صالح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے رحم وکرم سے ان کی غلطیوں کونیکیوں میں بدلتا ہے: اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا "سوائے ان لوگوں کے جوتوبہ کریں اورایمان لائیں اور نیک کام کریں،ایسے لوگوں کے گناہوں کواللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے،اللہ بخشنے والامہربانی کرنے والا ہے۔(سورہ الفرقان:۷۰)

خامساً:**صفتِ غضب کے تقاضے**:اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاصی ومحرمات کے ارتکاب سے ناراض ہوتا ہے،اوراس کے پاداش میں کبھی بھی مصیبتیں آسکتی ہیں، جودراصل ہمارے کرتوتوں اور بداعمالیوں کے نتائج ہوا کرتی ہیں وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ "تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔"(سورہ الشوریٰ:۳۰)

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی کسی بھی قسم کی ناراضی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ احکامات کی پاسداری کی جائے، محرمات سے دور رہا جائے، بلکہ پورے دین کوصرف ایک اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کردیا جائے۔اسی میں کامیابی مضمر ہے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے رب کی رضامندی اور جنت کا وعدہ ہے: عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ "ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے یہ ہے اس کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرے"(سورۃ البینہ:۸)

اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے غضب سے دور رہ کر اس کی رضامندی حاصل ہونا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے: وَرِضْوَان" مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ "اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔"(سورۃ التوبہ:۷۲)

☆☆☆

(بقیہ صفحہ ۹ کا)

تو آزاد عورت کو تعلیم دینے پر کتنا اجر ملے گا یہ ہے علم کی شان اور علماء کا مقام، اس کے سامنے دولت دنیا کی حیثیت پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہے اس لئے اپنے بچوں کو تعلیم سے جوڑیں، انہیں علم کی راہ پر لگائیں۔بچوں میں موبائل کے بجائے کتاب کلچر کوفروغ دیں، خود بھی پڑھیں مطالعہ کی عادت ڈالیں، آپ کو دیکھ کر آپ کے بچے بھی مطالعہ کے شوقین ہوجائیں گے، وہ شعوری طور پر مسلمان بنیں گے۔اپنی زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو سمجھیں گے۔فضول ویڈیوز دیکھنے میں اپنے قیمتی اوقات برباد نہیں کریں گے اس طرح وہ آپ کی آنکھوں کے نور، دل کے سرور بنیں گے، والدین کے ساتھ قوم وملک وملت کے درخشاں مستقبل ثابت ہوں گے، جس سے آپ کی نیک نامی ہوگی، شان، وقار، عزت وشہرت میں اضافہ ہوگا۔اور اگر آپ نے اس امانت کو اس بڑی نعمت اور قیمتی ہیرا کو اس پھول کو جو ہر شخص کے باغ میں نہیں کھلتا، ضائع کردیا، مرجھادیا، اس کی قدر نہیں کی، تو یہیں سے آپ کی بدنامی ہوگی، آپ کی عظمت وبزرگی خاک میں مل جائے گی، خاندان کی مضبوط بنیاد ہل جائے گی۔شاعر کے بقول

العلم يرفع بيتا لا عماد له
والجهل يهدم بيت العز والشرف

یعنی علم بغیر ستون والے گھر کو اونچا کرتا ہے اور جہالت معزز وشریف گھرانے کو برباد کردیتی ہے۔

☆☆☆

رپورٹ: شعبہ تنظیم
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر

فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ مسلسل دوسری بار باتفاق رائے امیر منتخب ہوئے

جبکہ ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب اپنے عہدوں پر برقرار رہے۔

پورے ملک سے دو سو سے زائد مؤقر اراکین مجلس شوریٰ نے شرکت فرمائی اور اس انتخاب کو نہایت صاف ستھرا، پرامن اور تاریخی قرار دیا۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں تقویٰ و طہارت اور تضرع وانابت الی اللہ کی تلقین کی، عقیدہ توحید پر مضبوطی سے قائم رہنے، کتاب وسنت کو اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں رہنما بنانے اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں مثالی مومنانہ کردار ادا کرنے کی نصیحت کی اور سب کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے، برادران وطن کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور قومی یکجہتی و فرقہ وارانہ ہم آہنگی احترام انسانیت، امن وشانتی کے ساتھ رہنے اور ہر طرح کی جذباتیت و شدت پسندی سے اجتناب کرنے کی ترغیب دی۔ عدل وانصاف پر قائم رہنے اور حق وصداقت پر ثبات قدمی واستقامت کی تاکید کی۔ طے پایا کہ اہل حدیث کمپلیکس کے تعمیراتی کاموں کی تکمیل کی جائے۔ اہل حدیث منزل کے باقی ماندہ تعمیراتی کاموں کو مکمل کیا جائے، مرکزی بیت المال قائم کیا جائے۔ مرکزی جمعیت کے مالی استحکام کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں اوقاف کے حصول کی کوشش کی جائے۔ ماہ صیام کا ایک جمعہ مرکزی جمعیت کے اعلان برائے تعاون کے لیے مختص کیا جائے، مردم شماری افراد اہل حدیث ومساجد کا اہتمام کیا جائے۔ تمام صوبوں میں تنظیمی ڈھانچوں کی مضبوطی اور افراد جماعت کی تربیت کے لیے تنظیمی کنونشنوں کا انعقاد کیا جائے۔ جماعت کے دعوتی وتربیتی کاموں کی تکمیل کی جائے۔ پورے ملک کی مساجد میں صباحی و مسائی مکاتب قائم کیے جائیں۔ ریلیف کے کام کو منظم کیا جائے اور اسے مرکز کی تنسیق سے انجام دیا جائے۔ نوجوانوں کو سوشل میڈیا کی فتنہ سامانیوں سے بچانے کے لیے مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے، برادران وطن کے ساتھ تعلقات استوار کیے جائیں۔ ملک وملت سے متعلق متعدد قرار دادیں اور تجاویز بھی منظور ہوئیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس مورخہ ۲۸ رجنوری ۲۰۲۳ء کو بمقام اہل حدیث کمپلیکس، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی منعقد ہوا۔ جس میں معروف عالم دین، مشہور صاحب قلم اور قدآور قومی وملی رہنما فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ باتفاق رائے دوسری بار امیر منتخب ہوئے۔ جبکہ مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب دوبارہ ناظم عمومی اور الحاج وکیل پرویز صاحب تیسری بار ناظم مالیات بنائے گئے۔ یہ انتخابات نہایت اطمینان وسکون اور پورے وقار اور شفافیت کے ماحول میں دستوری تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں ملک کے چوبیس صوبوں سے دوسو سے زائد اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔ اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل تھا:

(۱) خطاب امیر

(۲) سابقہ اجلاس مجلس شوریٰ کی کارروائی کی خواندگی اور اس کی توثیق۔

(۳) رپورٹ ناظم عمومی۔

(۴) انتخابی بورڈ کی تشکیل۔

(۵) مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے عہدیداران کا انتخاب۔

(۶) صوبائی نمائندگان کے تاثرات وخیالات۔

(۷) منتخب عہدہ داران کا خطاب۔

(۸) آئندہ میقات کے یکسالہ وپنج سالہ منصوبہ کے لیے تجاویز ومشورے۔

(۹) جمعیت کے مالی استحکام کے لیے غور وخوض۔

(۱۰) ملی، ملکی وعالمی مسائل پر غور۔

(۱۱) دیگر امور باجازت صدر۔

اجلاس کا آغاز ڈاکٹر حافظ عبدالعزیز مدنی مبارکپوری حفظہ اللہ رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پھر صدر اجلاس فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اجازت سے ناظم عمومی نے موقر حاظرین کی خدمت میں ہدیہ ترحیب وتشکر پیش کرتے ہوئی حسب ایجنڈا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی۔

ایجنڈا نمبر ا۔ خطاب امیر کے تحت امیر محترم نے اپنے خطاب میں خطبہ مسنونہ کے بعد سب سے پہلے موقر اراکین حاضرین کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ حضرات نے سرد ترین موسم میں محض دینی وجماعتی جذبے سے ان گنت مشقتین برداشت کرتے ہوئے اپنی محبوب جمعیت کی دعوت پر کشاں کشاں تشریف لے آئے۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء

پھر آپ نے ارشاد باری تعالی وامرھم شوری بینھم کی روشنی میں نہایت مختصر مگر جامع خطاب فرمایا اور امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا کہ ”لا اسلام الا فی جماعۃ ولا جماعۃ الا بامارۃ ولا امارۃ الا بسمع وطاعۃ' ‘اور کہا کہ اجتماعیت ہونی چاہیے، بلا اجتماعیت کے اسلام کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اجتماعیت امارت کے تحت ہو اور امارت سمع وطاعت کی متقاضی ہے۔ یہ مشورہ کی مجلس ہے۔ ہر ایک شخص کے اندر اخلاص وللّٰہیت ہونی چاہیے۔ مشورہ دینے والا پورے اخلاص سے مشورہ دے اور یہ سوچے کہ ہمارا بھائی جو مشورہ دے رہا ہے ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر مشورہ دے گا۔ دوسروں کے مشورے سے اختلاف کرنے کے بجائے اس کا پاس ولحاظ رکھا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بڑا خیر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے مستشار مجھ جیسے لوگ تھے اور میرے مستشار تم جیسے لوگ ہو۔ یہی فرق ہے دونوں زمانے میں۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں موقر ہاؤس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج یہاں ہندوستان کے کریم لوگ جمع ہیں اور آپ ہی لوگ پورے ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ آپ سب ذمہ دار ہیں اور اپنی رعیت کے سلسلے میں **کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ** کی روشنی میں ذمہ دار وجواب دہ ہیں۔ اس لیے ذیلی ذمہ داران اور ممبران کا بھی پاس وخیال ملحوظ رکھیں۔ سب متحد ہو کر آگے بڑھیں۔

خطاب امیر کے بعد ناظم عمومی نے سابقہ کارروائی کی خواندگی کی جس کی توثیق کی گئی۔ بعد ازاں رپورٹ ناظم عمومی کے تحت ناظم عمومی نے امیر محترم حفظہ اللہ کی ہمہ جہت رہنمائی وسرپرستی، مسلسل فکر مندی اور مساعی جمیلہ کی برکت اور موقر اراکین واحباب کے تعاون سے کورونا اور اس کی متعدد لہروں کی تباہی اور لوک ڈاؤن کے باوجود مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مختلف شعبہ جات مثلا شعبہ استقبالیہ، دفتری امور، شعبہ دعوت وارشاد، شعبہ تعلیم وتربیت، شعبہ نشر واشاعت، شعبہ تنظیم، شعبہ افتاء مجلس تحقیق علمی، مکتبہ ترجمان، میڈیا سیل، شعبہ احصائیات، شعبہ تعمیرات، شعبہ مالیات، شعبہ رفاہ عامہ، شعبہ قومی وملی خدمات کے تحت انجام دی گئی خدمات اور سرگرمیوں کی ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل مطبوعہ رپورٹ پیش کی جس پر موقر حاضرین نے اطمینان وخوشی کا اظہار فرمایا اور متعدد شعبہ جات کی نمایاں اور تاریخی نوعیت کی خدمات پر بے انتہا خلوص ومحبت اور تشکر وامتنان کا نذرانہ نچھاور کیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالعزیز مدنی مبارکپوری، مولانا شہاب الدین مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی، مولانا محمد علی مدنی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، جناب کے جے منصور قاسم قریشی عرف دادو بھائی صاحب خازن صوبائی جمعیت اہلحدیث کرناٹک وگوا اور مولانا فضل الرحمن عمری صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش پر مشتمل پانچ رکنی انتخابی بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی۔ بعد ازاں انتخابی بورڈ کی نگرانی میں متعدد اراکین کی تجویز اور پورے ہاؤس کی بیک زبان تائید سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی امارت کے لیے فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کا نام پیش ہوا اور کوئی دوسرا نام پیش نہ ہونے کی بنا پر نیز آپ کی معذرت کے باوجود آپ ہی کو بالاتفاق امیر منتخب کر لیا گیا۔ اسی طرح دوسرے عہدیداران کے انتخابات بھی اتفاق رائے سے عمل میں آئے۔

مرکزی عہدیداران کے انتخاب کے بعد مؤقر امراء ونظمائے صوبائی جمعیات اہل حدیث اور اراکین نے اپنے گراں قدر تاثرات پیش کیے جس میں انہوں نے نو منتخب ذمہ داران خصوصاً امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی اور اپنے ہر طرح کے تعاون یقین دلایا اور توقع ظاہر کی کہ گزشتہ بیس سالوں میں بحیثیت ناظم اور امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب نے ملک، ملت وجماعت اور انسانیت کی جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ان کا تسلسل مزید توانائی اور قوت کے ساتھ جاری رہے گا اور ہم سب ان کے دست وبازو بنیں رہیں گے۔

مولانا شہاب الدین مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی

نے کہا کہ آج کا یہ انتخاب نہایت صاف ستھرے ماحول میں انجام پذیر ہوا۔اس کے لیے نومنتخب عہدیداران اور موقر اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔حق بحقدار رسید۔اہل حدیث منزل کی تعمیر امیر محترم کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔گزشتہ کارکردگی کے لیے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

مولانا مقصودالرحمن مدنی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آسام نے کہا کہ یہ انتخاب گزشتہ انتخابات سے بھی زیادہ پرسکون رہا۔سابق ذمہ داران خصوصا امیر محترم کی حسن کارکردگی اور تجربات کے پیش نظران کو منتخب کیا گیا ہے۔میں نومنتخب عہدیداران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا شاہ ولی اللہ عمری صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا نے کہا کہ اللہ کے فضل وکرم سے آج کا انتخاب بحسن وخوبی انجام پذیر ہوا۔ذمہ داران پر ایک بار پھر اعتماد کیا۔اللہ تعالی انہیں مزید توفیقات سے نوازے۔ان شاء اللہ جمعیت کے کاموں میں ہرممکن تعاون کریں گے۔

مولانا محمد اسماعیل سرواری صاحب اُمیر صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اوراس عزم کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم اہل راجستھان آپ حضرات کے دست وبازو بنیں گے۔

مولانا فضل الرحمن عمری صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہرممکن تعاون کی یقین دھانی کراتا ہوں۔امیر محترم کی قیادت میں جس قدرعظیم الشان کام ہوئے ہیں وہ لائق ستائش ہیں۔

مولانا عبدالواحد مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو وپانڈیچری نے کہا کہ الحمدللہ صاف ستھرے ماحول میں باتفاق رائے یہ انتخاب عمل میں آیا,۔میں صوبائی جمعیت تمل ناڈو وپانڈیچری کی طرف سے ہرممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں اوراس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ آئندہ میقات میں بھی اسی طرح سے اچھے کام انجام پائیں گے۔اللہ تعالی ذمہ داران کو مزید طاقت وہمت اور توفیقات سے نوازے۔

مولانا عبدالقدوس عمری صاحب امیرصوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش نے کہا کہ الحمدللہ نہایت پرامن طریقے سے آج کا انتخابی عمل انجام پذیر ہوا۔اس خوشی کے موقع پر میں ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اوران کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اورمؤقر اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولانا جلال الدین فیضی صاحب ممبئی نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اورمزید توفیقات کے لیے دعا گو ہوں۔

جناب مشتاق احمد صدیقی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے کہا کہ آج کا الیکشن اتحاد واتفاق کے ماحول میں انجام پذیر ہوا۔ہم اس کی تائید اورکاموں کی ستائش کرتے ہیں اورگزارش کرتے ہیں کہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی طرح کام ہو۔

الحاج نعمت اللہ صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے کہا کہ میں صوبہ تلنگانہ کی طرف سے نومنتخب باڈی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اوردعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ذمہ داران کو بہتر کاموں کی مزید توفیقات سے نوازے۔

جناب نثار احمد خلجی صاحب جودھپور نے کہا کہ بڑے ہی پرسکون ماحول میں آج کا انتخاب انجام پذیر ہوا اس لیے آپ سب کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالی مزید توفیقات سے نوازے۔

ڈاکٹرعیسی خان انیس جامعی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ نے کہا کہ الحمدللہ اس سے پہلے میں نے اس سے زیادہ خوشگوار ماحول میں انتخاب نہیں دیکھا۔میں آپ سب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ ہرممکن تعاون پیش کرے گی۔

مولانا شمیم اختر ندوی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال نے کہا کہ ذمہ داران خصوصا امیر محترم کے ہمہ جہت کاموں کی وجہ سے آج کا انتخاب صاف ستھرے ماحول میں باتفاق رائے انجام پذیر ہوا اس کے لیے میں آپ سب کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبداللطیف الکندی صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے کہا کہ میں صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر کے جملہ اراکین کی طرف سے مرکزی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اتنے اچھے ماحول میں اس انتخاب کو کامیاب طریقے سے منعقد کیا۔امید کرتا ہوں کہ اسی طرح اتحاد واتفاق کے ساتھ جمعیت کے کاموں کو آگے بڑھائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمجید الصلاحی کیرالا نے کہا کہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کی ہمہ جہت خدمات کا دل کی گہرائیوں سے اعتراف کرتا ہوں۔ابھی ہمارے یہاں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں امیر محترم شریک ہوئے اور اپنے خطاب سے نوازا۔انہوں نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت کے کاموں کو سراہتے ہوئے کیرالا اسیلاب میں مرکزی جمعیت کی فعال مشارکت کا بھی ذکر کیا اور حاضرین کو کیرالا آنے کی دعوت دی۔

مولانا عبدالناصر ندوی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث انڈومان نیکوبار نے کہا کہ سب سے پہلے میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مبارک مجلس میں شرکت کا موقع ملا بعدازاں نومنتخب ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ان کی عمدہ کارکردگیوں کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

مولانا سرفراز احمد اثری صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر نے کہا کہ مقام شکر ومسرت ہے کہ آج کا یہ انتخاب نہایت ہی پرامن ماحول میں انجام پایا۔ میں جملہ ذمہ داران خصوصاً امیر محترم کو دلی مبارک پیش کرتا ہوں۔

حافظ محمد عابد صاحب گجرات نے کہا کہ الحمدللہ! امیر محترم کی قیادت میں اہل علم کے تعاون سے بہت ہی اچھا کام مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے پلیٹ فارم سے انجام پا رہا ہے۔ اس میں ان شاء اللہ ہماری بھرپور مشارکت ومساہمت رہے گی۔

قاری محمد یونس صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ نے کہا کہ میرے ذہن میں بہت سارے خدشات تھے، الحمدللہ یہاں آنے کے بعد وہ سب غلط ثابت ہوئے اور بہت اچھے ماحول میں انتخابی عمل کی تکمیل ہوئی۔ ہم سب امیر کی اطاعت کریں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مولانا محمد علی مدنی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے کہا کہ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ نہایت صاف ستھرے طریقے سے مرکزی ذمہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ میں ان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کی قیادت میں مرکزی جمعیت مزید اچھا کام کرے گی۔ موجودہ ذمہ داران تجربہ کار ہیں ان کی کوششیں ان شاء اللہ جاری رہیں گی۔

ایڈوکیٹ فیاض احمد صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ نے کہا کہ آج کی انتخابی نشست نہایت اطمینان وسکون کے ماحول میں منعقد ہوئی۔ میں ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی بہترین کاموں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی نے کہا میں صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے امیر محترم حافظ عتیق الرحمن طیبی صاحب جو بوجوہ موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، ہم نے ذمہ داران کا انتخاب کرلیا ہے۔ ہمیں ان کی ہر قدم پر تائید وتوثیق کرنی چاہیے کیوں کہ صرف انتخاب کر لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس انجن میں برابر تیل ڈالتے رہنا ہوگا۔ ہم نے جس اچھے ماحول میں انتخاب کیا ہے اسی طرح ہمیں اپنا تعاون بھی پیش کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالعزیز مبارکپوری صاحب نے کہا کہ **ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا** اور **وامرھم شوری بینھم** پر عمل کرتے ہوئے ہم نے حقداروں تک ان کا حق پہنچادیا ہے۔ نئے قائدین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سب سے سمع وطاعت کی توقع رکھتا ہوں۔

جناب محمد فاروق صاحب مغربی یوپی نے کہا کہ آج کا انتخاب نہایت پرسکون ماحول میں انجام تک پہنچا۔ اس کے لئے آپ سب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا منظر احسن سلفی صاحب ممبئی نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی سابقہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مزید توفیقات کی دعا کرتا ہوں۔

مولانا عقیل اختر مکی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ نے کہا کہ اللہ تعالی کا شکر ہے کہ آج کا انتخاب اتحاد واتفاق کے ساتھ مکمل ہوا۔ نومنتخب ذمہ داران کو اللہ تعالی ہمت وحوصلہ دے اور انہیں توفیق دے کہ اپنی کدوکاوش سے جمعیت کو نئی اونچائیوں تک پہنچائیں۔ بلاشبہ ذمہ داران کی سابقہ کارکردگی اطمینان بخش ہے۔ اللہ تعالی کے شکر کے بعد میں اس قیادت کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے بڑے کارنامے انجام دیے۔ لیکن جو کام باقی ہے وہ اور بڑا ہے۔ آپ تمام حاضرین اور دیگر افراد جماعت بھی ان کے دست وبازو بنیں اور باقی کاموں کی تکمیل میں اپنا مطلوبہ کردار ادا کریں۔

مفتی جمیل احمد مدنی صاحب دہلی نے کہا کہ بڑے ہی پرسکون ماحول میں آج کا انتخاب مکمل ہوا۔ ایسے ہی فعال لوگوں کی جمعیت کو ضرورت ہے۔ اللہ تعالی ہمیں اسے مزید فعال بنانے کی توفیق بخشے۔

مولانا عبدالستار سلفی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی نے کہا کہ میں چالیس سالوں سے انتخابی عمل میں شریک رہا ہوں، لیکن آج کا انتخاب ان سب سے زیادہ پرسکون اور صاف شفاف رہا۔ میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قاضی عدنان احمد صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث چھتیس گڑھ نے کہا کہ میں چھتیس گڑھ کی طرف سے نومنتخب ذمہ داران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنی صوبائی جمعیت کی طرف سے مکمل سپورٹ کا یقین دلاتا ہوں۔

مولانا ذکی احمد مدنی صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عہدے امانت ہیں اور ہم سب اپنے حلقوں میں ذمہ دار ہیں اس لیے زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم قوی ہیں لہذا ہم پوری قوت سے کام کریں اور منتخب ذمہ داران کا بھرپور تعاون کریں اور ان کے لیے دعا بھی کریں۔

مولانا عبدالغفار عمری صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے کہا کہ الحمدللہ آج کا انتخاب پرسکون ماحول میں انجام پایا، اللہ تعالیٰ ذمہ داران کی مدد فرمائے اور ہم سب کو ان کا تعاون کرنے کی توفیق بخشے۔

حافظ محمد یوسف چھمہ صاحب نے کہا کہ میں نومنتخب ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو مل کر کام کرنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن فریوائی صاحب نے فرمایا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ نظم

جماعت کی کمی ہے۔ یہاں مجلس کی کارروائی جاری ہے لیکن کئی لوگ آپس میں باتیں بھی کررہے ہیں۔ ہماری جماعت صحابہ کرام کو اپنا قدوہ مانتی ہے لیکن ہمارے اندر سمع و طاعت کی کمی ہے۔علمائے راسخین کا بحران ہے۔نوجوانوں سے میری گزارش ہے کہ اس خلا کو پر کرنے کی کوشش کریں۔اپنے منہج کی حفاظت کے لیے آگے بڑھیں اور منہج سلف کی ترجمانی عملاً کریں اور ہم سب کو بھی ذمے داروں کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس کے بعد حسب ایجنڈا نومنتخب ذمہ داران کے تاثرات کا سلسلہ شروع ہوا اورنومنتخب ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز نے کہا کہ میں ۲۳ صوبوں سے آنے والے اراکین کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے تیسری بار منتخب کیا۔آج کا انتخاب مثالی ہے ۔ہر تنظیم میں تکڑے ہیں لیکن ہماری تنظیم متحد ہے۔ ۲۰۰۲ء کے بعد سے آج تک جو کام ہوا وہ مثالی ہے۔پورے ملک میں ہماری تقریبا ۲۷۷۵ شاخیں ہیں جن کو امیر محترم نے باہم پروکر رکھا ہے۔

نومنتخب ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب نے کہا کہ میں تمام مؤقر اراکین کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے میرا دوبارہ انتخاب فرمایا گرچہ میں علم وصحت کے اعتبار سے کافی کمزور ہوں۔

بعدازاں نومنتخب امیر محترم نے اپنے نفس کو اور حاضرین کو تقویٰ وطہارت اور تضرع وانابت الی اللہ کی تلقین کی،عقیدہ توحید پر مضبوطی سے قائم رہنے،کتاب وسنت کو اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں رہنما بنانے اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں مثالی مومنانہ کردار ادا کرنے کی نصیحت کی اور سب کو اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے، برادران وطن کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی اور احترام انسانیت اور امن وشانتی کے ساتھ رہنے اور ہر طرح کی جذباتیت وشدت پسندی سے اجتناب کرنے کی ترغیب دی اور کہا کہ آپ حضرات جو میرے کارناموں کا ذکر فرمارہے ہیں آئندہ بھی اس حوالے سے میں آپ کے تعاون ومشورے اور دعاء کا طالب ہوں۔

اس تاریخی موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مالی استحکام کے لیے غوروخوض ہوا اور تقریبا تمام صوبوں کے ذمہ داروں اور اہم شخصیات نے اپنی طرف سے چندے لکھوائے۔

اس اجلاس میں آئندہ میقات کے یکسالہ وپنج سالہ منصوبوں کے لیے تجاویز و مشورے بھی زیر غور آئے اور طے پایا کہ:

۱۔اہل حدیث کمپلیکس کے تعمیراتی کاموں کی تکمیل کی جائے۔

۲۔اہل حدیث منزل کے باقی ماندہ تعمیراتی کاموں کو مکمل کیا جائے۔

۳۔مرکزی بیت المال قائم کیا جائے۔

۴۔مرکزی جمعیت کے مالی استحکام کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں اوقاف کے حصول کی کوشش کی جائے۔

۵۔مردم شماری افراد اہل حدیث ومساجد کا اہتمام کیا جائے۔

۶۔تمام صوبوں میں تنظیمی ڈھانچوں کی مضبوطی اور افراد جماعت کی تربیت کے لیے تنظیمی کنونشنوں کا انعقاد کیا جائے۔

۷۔جماعت کے دعوتی وتربیتی کاموں کی تکمیل کی جائے۔

۸۔پورے ملک کی مساجد میں صباحی و مسائی مکاتب قائم کیے جائیں۔اور مدارس کے تعاون کے ساتھ ان کے فعال ومطلوبہ کردار ادا کرتے رہنے کے لئے جتن کیا جائے۔

۹۔ریلیف کے کام کو منظم کیا جائے اور اسے مرکز کی تنسیق سے انجام دیا جائے۔

۱۰۔نوجوانوں کو سوشل میڈیا کی فتنہ سامانیوں سے بچانے کے لیے مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

۱۱۔ماہ صیام کا ایک جمعہ مرکزی جمعیت کے اعلان برائے تعاون کے لیے مختص کیا جائے۔

۱۲۔برادران وطن کے ساتھ تعلقات استوار کیے جائیں۔

علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کے اس انتخابی اجلاس میں ملک وملت اور انسانیت سے متعلق بہت سارے امور زیر غور آئے اور اخیر میں ان سے متعلق کئی نکاتی قرارداد اور تجاویز پاس ہوئیں۔

قرارداد میں مسلم سماج ومعاشرہ سے غیر اسلامی عقائد اور رسم ورواج کو مٹانے پر زور دیا گیا، مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کو بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی، مدارس کے ذمہ داران سے اپنے اداروں کے اخراجات اور حساب وکتاب کو درست رکھنے اور سروے میں افسران کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی گئی اور حکومتوں سے مدارس کی معنوی وروحانی اور تعلیمی وتربیتی اہمیت سمجھنے کی التماس کی گئی۔

قرارداد میں مذہبی رہنماؤں اور ہر مذہب کی کتابوں کا احترام کرنے پر زور دیتے ہوئے کسی مذہبی کتاب کی توہین کرنے سے ہر حال میں گریز کرنے، دوسروں کے خلاف بیان بازی سے بچنے کی اپیل اور سیاسی لیڈروں سے کسی کے خلاف بے بنیاد بیانات دینے اور اشتعال انگیزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ اور اقلیتوں کی تعلیمی ومعاشی پسماندگی کے ازالہ کے لئے متعدد کمیٹیوں کی سفارشات کی تنفیذ کی اپیل کی گئی ہے۔

اجلاس مجلس شوری کی قرارداد میں وطن عزیز اور دیگر ممالک میں ہونے والے ہر طرح کے دہشت گردانہ واقعات کی پرزور مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ دہشت گردی کی آڑ میں کسی خاص مذہب کے پیروکاروں کو بدنام کرنا کسی بھی طور سے مناسب نہیں ہے۔علاوہ ازیں ملک کی تعمیر وترقی کے لئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی، رواداری اور آپسی

تعاون کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ میڈیا سے نفرت پر مبنی بیانات کو کوریج نہ دینے اور غیر قانونی کاموں اور سرگرمیوں کی مذمت کے ساتھ ساتھ جیلوں میں بند نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فاضل عدالتوں سے باعزت بری ہونے والے نوجوانوں کو معاوضہ دینے اور بے مقصد مباحثوں اور ٹی وی ڈی بیٹ میں شرکت سے بچنے کی اپیل اور ملک کے بعض حصوں میں زمین دھنسنے کے واقعات پر فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے قدرتی آزمائش قرار دیا گیا۔

قرارداد میں سویڈن میں سیاسی وجوہات سے قرآن کریم کو جلانے کے واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا اور کہا گیا کہ قرآن کریم جس میں پوری انسانیت فلاح و بہبود اور امن وشانتی کا راز پوشیدہ ہے، اس کو ذاتی مقاصد یا سیاسی ہتھکنڈوں کے طور پر استعمال کرنا قابل مذمت ہے۔

مجلس شوری کی قرارداد میں دن بدن بڑھتی مہنگائی، کالا بازاری، دھوکہ دھڑی پر کنٹرول کرنے اور نشہ آور اشیاء پر پابندی لگانے بعض ممالک میں آپسی تصادم کو تشویشناک اور عالمی برادری سے اس طرح کے تصادم کو روکنے اور فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ سے اپیل کی گئی۔ مملکت توحید وانسانیت سعودی عرب کے خلاف آئے دن سطحی پروپیگنڈہ کی مذمت کی گئی۔ اسی طرح سے ملک وملت اور جماعت کے اہم علمی، سماجی شخصیتوں کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے اور صدر اجلاس امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کی دعاؤں پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

قرارداد کا متن:

دینی وتعلیمی مسائل:

☆ عقائدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو آج مسلم سماج کے اندر مختلف قسم کے غیر اسلامی عقائد اور رسم ورواج پائے جاتے ہیں جن کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے کیونکہ خالص عقیدۂ توحید ہی ہماری دنیوی واخروی کامیابی کی ضمانت کی بنیاد ہے۔ علاوہ ازیں دیگر عبادات، نماز، روزہ، دعا، تلاوت قرآن سے لاپرواہی وغفلت اور زکوٰۃ وصدقات نیز حقوق العباد کی ادائیگی سے پہلوتہی کی وجہ سے ہمارے سماجی ومعاشرتی مسائل بڑھتے جارہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس علماء، ائمہ، خطباء اور تمام دینی وملی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خالص عقیدۂ توحید کی نشر واشاعت اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنے پر زور دیں۔

☆ گزشتہ سالوں میں لوگوں کا روزگار متاثر ہوا ہے، مہنگائی دن بدن بڑھتی جارہی ہے، متوسط طبقہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کا حصول مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا ہے۔ کتنے ہی لوگ اسکالرشپ پر منحصر تھے، ان حالات میں مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ بند کرنا تعلیمی ترقی کا خواب دیکھنے والے خاص طور سے اقلیتوں کے لئے انتہائی تشویشناک اور نقصاندہ ثابت ہوا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوری کا یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ تعلیمی ترقی کی شرح میں اضافہ کو دیکھتے ہوئے اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے تاکہ اسکالرشپ پر منحصر طبقہ کا تعلیمی ترقی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوری کا ماننا ہے کہ مدارس اسلامیہ قوم وملت کا عظیم سرمایہ اور تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ ملک میں ناخواندگی کے تناسب کو کم کرنے، غریب اور محتاج بچوں کی تعلیمی کفالت ان کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ وقتاً فوقتاً مدارس کی تعلیمی صورت حال اور اس کا پس منظر وکوائف کو جاننے کے لئے ملک کی بعض ریاستوں میں اس کے سروے ہوئے ہیں یا ہورہے ہیں اس سلسلے میں افسران کو صحیح جانکاری دینے میں تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے روزمرہ کے حساب وکتاب کو درست رکھیں۔ علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک کے صاحب خیر وصاحب ثروت حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خود کفیل مدارس کے تعلیمی معیار کو بہتر اور اعلیٰ تعلیمی عصری اداروں کے قیام کو یقینی بنائیں تاکہ قوم وملت کے بچے اپنی دینی شناخت اور تہذیب کو باقی رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم وٹکنالوجی کو حاصل کرکے ملک وملت کی ترقی میں اپنا اہم رول ادا کرسکیں۔

ملی مسائل:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کے اس اجلاس کا احساس ہے کہ دنیا کا ہر مذہب اور اس کے رہنما وپیشوا قابل احترام اور مذہبی کتابیں قابل قدر ہیں۔ آئین نے سب کو اپنے مذہبی شعار کے مطابق مذہبی تعلیمات پر عمل کی آزادی دی ہے۔ اس لئے کسی دھرم کی کتاب اور اس کے مذہبی رہنماؤں پر نازیبا تبصرہ یا شعار کی توہین سراسر غلط وناروا ہے۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس تمام باشندگان وطن سے ایک دوسرے کے مذہب اور مذہبی رہنماؤں کی توہین اور ان کے خلاف کسی بھی طرح کے نازیبا تبصرہ سے ہر حال میں گریز کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوری کا یہ اجلاس ملی وسماجی سربراہوں، علماء کرام اور دیگر اداروں کے ذمہ داران سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ملی مسائل میں انفرادی طور پر بیان دینے اور کوئی بات رکھنے سے قبل اتفاق رائے بنانے کے ساتھ ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی اور خلاف واقعہ کوئی بات کہنے سے گریز کریں کیونکہ اس سے ملی کاز متاثر ہوتا ہے اور ملت میں اختلاف اور دیگر لوگوں کو اس طرح کے بیانات اور اختلافات کو غلط سمت دینے کا موقع مل جاتا ہے۔

☆ پچھلے کچھ برسوں سے ملک کی دوسری سب سے بڑی اکثریت کے کچھ لوگ مسلمانوں کے خلاف غلط بیانی کررہے ہیں اور ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی، گنگا جمنی تہذیب اور بقاء باہم کو متاثر کررہے ہیں۔ ہندوستان ہی نہیں، دنیا کے تقریباً سبھی ممالک میں تکثیری معاشرے موجود ہیں اور مل جل کر رہنا ان کی خوبصورتی میں اضافہ

کرتا ہے علاوہ ازیں یہ ایک اچھے اور ذمہ دار شہری ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعظم نے مسلمانوں کے خلاف پارٹی رہنماؤں کو غلط بیان دینے سے باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس وزیر اعظم کی اس اپیل پر عمل درآمد کی امید کے ساتھ ساتھ اشتعال انگیز اور بے بنیاد بیانات دینے والوں کے خلاف کارروائی کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

☆ اقلیتوں کی تعلیمی، سماجی اور معاشی پسماندگی کے ازالہ کے لئے متعدد کمیٹیوں نے اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔ آج بھی ملک کی سب سے بڑی اقلیت تعلیمی ومعاشی اعتبار سے کافی پسماندہ ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مذکورہ کمیٹیوں کی سفارشات کو نافذ کریں کیوں کہ ملک کے کسی بھی طبقہ کا تعلیمی، معاشی اور سماجی اعتبار سے پچھڑ جانا ملک وقوم کے مفاد میں نہیں ہے۔

قومی مسائل:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس وطن عزیز اور دیگر ممالک میں ہونے والے ہر طرح کے دہشت گردانہ واقعات کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اس اجلاس کا یہ ماننا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مذہب تخریبی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتا اور دہشت گردی کا کسی بھی مذہب سے تعلق نہیں ہے اس لئے دہشت گردی اور کسی بھی تخریبی واقعہ کو کسی خاص مذہب سے جوڑنا اور اس کی آڑ میں کسی خاص مذہب کے پیروکاروں کو بدنام کرنا کسی بھی طور سے مناسب نہیں ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کے اس اجلاس کا ماننا ہے کہ ملک کی تعمیر وترقی فرقہ وارانہ ہم آہنگی، رواداری اور آپسی تعاون میں مضمر ہے اور ان ہی بنیادوں پر ہر ملک وقوم کو امن وسکون اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں ہمارے ملک کی پہچان رہی ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ کچھ ناعاقبت اندیش بے بنیاد اور منفی بیانات سے ہماری اس پہچان کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے اس سے ملک کے باشندوں کی کافی توقع وابستہ ہے اس لئے میڈیا کے ذمہ داران سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ایسے بیانات کو کوریج نہ دے جو باہمی نفرت کے ماحول اور ملک کی ترقی میں رکاوٹ کا سبب بنیں تاکہ اس کی معتبریت باقی رہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس غیر قانونی کاموں اور سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں میں محبوس نوجوانوں کے مقدمات کو جلد سے جلد نمٹانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو خاطر خواہ معاوضہ دیں جن کو فاضل عدلیہ نے باعزت بری کر دیا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملی نمائندوں کو ایسے مباحثہ، ڈی بیٹ اور پروگراموں میں شرکت سے بچنے کی اپیل کرتا ہے جس میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے یا مسلمانوں کی کردارکشی کی جاتی ہے۔ البتہ ایسے ٹی وی پروگراموں میں شرکت کی جاسکتی ہے جہاں ہر نمائندہ کو بولنے اور اپنی پوری بات رکھنے کا بھرپور موقع دیا جاتا ہے۔ ٹی وی اینکروں اور مالکان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے ڈی بیٹ کا اہتمام کریں جو قوم وملت کے لئے مفید اور صحت مند ہوں اور ناظرین کو ایسے مباحثوں کو دیکھ کر مثبت رہنمائی ملے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک کے بعض حصوں میں زمین کے دھنسنے اور روز افزوں زلزلوں پر فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے قدرتی آزمائش قرار دیتا ہے۔ اجلاس کا ماننا ہے کہ دنیا میں قدرتی آفات کا رونما ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی آزمائش ہوسکتی ہے لہٰذا بندوں کو اللہ سے توبہ واستغفار کرنے کے علاوہ اپنے اعمال کو درست کرنے اور ان کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے، ساتھ ہی متاثرین سے اظہار ہمدردی اور مالی نقصانات پر اظہار رنج وغم کرتا ہے۔

سماجی مسائل:

☆ دن بدن بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، کالابازاری، دھوکہ دھڑی ملک کے سلگتے مسائل ہیں۔ ان سب پر کنٹرول کرنا صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ عوام کی خوشحالی وترقی سے مربوط ہے۔ اس لئے شوری کا یہ اجلاس حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مذکورہ عوامی مسائل کے حل کے لئے موثر اقدامات کریں۔

☆ شراب نوشی اور دیگر نشہ آور چیزیں انسان کی صحت اور پورے سماج ومعاشرہ کے لئے انتہائی نقصان دہ اور ضرر رساں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے کئی صوبوں میں اس کے استعمال اور کاروبار پر پابندی لگادی گئی ہے۔ نشہ آور اشیاء سے انسان کے اخلاق وکردار پر منفی اثر پڑتا ہے اس لئے شوریٰ کا یہ اجلاس مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ سماج کے لئے انتہائی مضر شراب ودیگر منشیات پر پابندی عائد کی جائے۔

عالمی مسائل:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا ماننا ہے کہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں جب دو ملکوں کے درمیان لڑائی ہوتی ہے تو اس سے دوسرے ممالک کا ہر شعبہ متاثر ہوتا ہے۔ روس اور یوکرین کے مابین جنگ پوری عالمی برادری کے لئے تشویشناک ہے کیونکہ جنگ کسی بھی مسئلہ کا پائیدار حل نہیں ہے بلکہ اس سے مسائل بڑھتے چلے جاتے ہیں لہٰذا شوری کا یہ اجلاس عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ دنیا کے جس خطہ میں بھی تصادم اور جنگ برپا ہے وہ اس کے روکنے کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ اسی میں پوری انسانیت کی بھلائی ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس آئے دن فلسطین کے باشندوں کے خلاف صہیونی جارحیت، ان کے مذہبی امور میں مداخلت اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ اسرائیل کو عالمی قوانین کا پابند بنانے کے لیے مخلصانہ کوشش کرے اور اس کی ظالمانہ کارروائیوں پر قدغن لگائے کیونکہ فلسطین کے مسئلہ کو حل کئے بغیر مشرق وسطیٰ میں امن وسکون قائم نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ اجلاس مملکت توحید وانسانیت سعودی عرب کے خلاف آئے دن سطحی اور جھوٹے پروپیگنڈوں کی مذمت کرتا ہے اور اس کی ہمہ جہت دینی وانسانی خدمات کی تحسین کرتا ہے۔ اور سب لوگوں سے اتفاق واتحاد اور اسلامی اور انسانی بھائی چارہ کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

وفیات:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس نازش کاروان سلف، چمنستان اہل حدیث کے گل سرسبد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر جناب الحاج حافظ محمد یحییٰ بن حافظ حمید اللہ دہلوی، سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر اسلم حسین صاحب، مولانا محمد الیاس سلفی صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ سنابل، مولانا محمد احمد اثری صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، سیمانچل کے عظیم سپوت تسلیم الدین صاحب، ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کے بھتیجے طفیل اشعر صاحب، دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے معروف استاذ مولانا محمد طاہر ندوی مدنی صاحب، حاجی عبدالوکیل کے چچا محترم سردار علی صاحب، مولانا محفوظ الرحمن فیضی صاحب کے خسر حاجی عبدالمنان صاحب، مولانا حبیب الرحمن اعظمی عمری مدیر ماہنامہ راہِ اعتدال وڈائریکٹر تحقیقات اسلامی، محترم عبدالجبار صاحب نظام آباد رکن شوریٰ جمعیت اہل حدیث تلنگانہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر وسابق ناظم عمومی معروف عالم دین مولانا عبدالوہاب خلجی، سکریٹری مدرسہ ضیاء العلوم مولانا رضاء اللہ سلفی کی اہلیہ، استاذ دار العلوم سیدنا ابوعبیدہ الجراح مولانا ثناء اللہ سلفی، سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وسابق نائب امیر شہری وضلعی جمعیت اہل حدیث اٹاوہ حاجی عبدالقیوم، ضلعی جمعیت اہل حدیث بھوپال کے امیر جناب راشد الحسن، جامعہ اتحاد ملت اٹوا بازار کے سابق شیخ الجامعہ مولانا زین العابدین، معروف عالم دین قاری نجم الحسن فیضی صاحب کے داماد اور داعی مولانا محمد توحید عالم فیضی، نیپال کے معروف داعی مولانا محمد جعفر سلفی، معروف داعی مولانا شہاب الدین سلفی فردوسی پونہ، جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال کے شیخ الجامعہ مولانا مختار احمد مدنی، صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان کے امیر الحاج عبدالرحمن خلجی، سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ بنارس استاذ الاساتذہ مولانا عبدالسلام مدنی، امیر محترم کے ماموں جناب فضل حق، مہتمم دارالعلوم دیوبند وقف مولانا محمد سالم قاسمی، سابق امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث بھوپال مولانا رافع عرب، صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار کے نائب امیر مولانا خورشید عالم مدنی کی صاجزادی، رکن شوریٰ جناب عثمان صاحب میرٹھ کے والد، چمپارن بہار کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت جناب شرف الدین صاحب اور حقوق انسانی کے کارکن جسٹس راجندر سچر، علامہ ابوبکر جابر الجزائری، جامع مسجد بھوپال کے امام وخطیب مولانا ولی محمد رحمانی بستوی، صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر ڈاکٹر عبدالدیان انصاری، مدرسہ احمدیہ سلفیہ آرہ کے ناظم اعلیٰ جناب ضیاء الحسن، کانپور کی معروف دینی وسماجی شخصیت جناب عزیر احمد نیتا، جامعہ اسلامیہ اصلاح المومنین مالدہ کے شیخ الحدیث اور مولانا سجاد حسین کے سمدھی مولانا مشتاق احمد قاسمی، رکن عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحاج قمر الدین کے جواں سال صاجزادے محمد خالد، برندابن مغربی چمپارن کے حافظ انوار الحق، سابق ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی جناب ابورائد مہتاب، صوبائی جمعیت اہلحدیث ہریانہ کے سابق نائب امیر مولانا حکیم محمد الیاس سلفی کی اہلیہ، معروف معالج ڈاکٹر حبیب الرحمن قاسمی، ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کی بڑی ہمشیرہ، معروف عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا ڈاکٹر جلال الدین رحمانی، صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے امیر ڈاکٹر سعید احمد عمری کی ہمشیرہ، مولانا نور الہدیٰ مدنی کے والد جناب محمد الیاس، سرزمین مئو کے ایک مخلص ومحب جماعت جناب عبدالرحمن بھائی بن محمد قاسم پورہ برادر مولانا اقبال احمد محمدی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سرپرست، سابق نائب امیر اور جمعیۃ العلماء کیرالا کے امیر مولانا محی الدین عمری، ضلعی جمعیت اہل حدیث سرسی کرناٹک کے سابق امیر اور معروف دینی وسماجی شخصیت جناب عبدالکریم سوداگر، مولانا اسرار الحق قاسمی سابق ایم پی، مولانا عبدالوہاب خلجی رحمہ اللہ کے جواں سال صاجزادے محمد خلجی، مدرسہ مطلع العلوم خندق بازار میرٹھ کے استاذ اور ناظم عمومی کے بھائی جناب عبدالرحیم، صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش کے سابق امیر جناب محمد عبدالرحمن فاروقی، عالم اسلام کی مایہ ناز علمی وتحقیقی شخصیت، تقریب التہذیب کے محقق اور تحفۃ الاشراف کے شریک محقق مولانا ابوالاشبال شاغف بہاری، معروف سماجی سیاسی ملی و تعلیمی شخصیت چیئرمین بہار اسٹیٹ فوڈ کمیشن پروفیسر محمد سلام، ناظم جامعہ اسلامیہ دریاباد ڈاکٹر عتیق الرحمن عتیق بستوی کی والدہ ماجدہ، ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب کی دونوں ہمشیرہ، مولانا ابورضوان محمدی سابق ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر کی والدہ، رنگپور کلیا نیپال کے محترم انس یاسین، شیخ العرب والعجم اور سابق امیر صوبائی جمعیت اہلحدیث ہریانہ مولانا حکیم محمد اسرائیل ندوی، ناگپور کی معروف سماجی وتعلیمی شخصیت محمد یونس انصاری، ناظم عمومی کی جواں سال برادر زادی، المعہد العالی کے استاذ مولانا عزیز احمد سلفی کے سمدھی انور احمد، شہری جمعیت اہلحدیث حیدرآباد وسکندرآباد کے امیر مولانا شفیق عالم خان کے تایا وخسر جناب نصیر عالم خان، صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے قائم مقام امیر جناب مشتاق احمد صدیقی کی بہو اور نواسی، مولانا عبدالودود

عمری مدنی مرحوم کے صاجزادے اور مولانا عبدالقدوس عمری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش کے بھتیجے عزیزم عبداللہ، جامعہ ریاض العلوم دہلی کے استاذ مولانا محمد طلحہ ندوی اور مولانا حافظ جلال الدین قاسمی کے والدمحترم جناب مطیع اللہ چوہدری ،رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندمولانا کلیم اللہ سلفی صاحب جونپور کے بڑے بھائی جناب عطاء اللہ صاحب، سابق رکن مجلس عاملہ وشوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحاج عبدالرشید صاحب مالیرکوٹلہ پنجاب، جامع مسجد دہلی کی معتبر ومقتدر شخصیت سابق ڈی ایس او محکمہ بجلی حکومت دہلی جناب واحد حسین قریشی، مدرسہ ریاض العلوم دہلی کے سابق استاذ مولانا مقصود الرحمن ریاضی ،صوبائی جمعیت اہل حدیث گجرات کے سابق ناظم مولانا محمد شعیب میمن جوناگڑھی صاحب کی والدہ ماجدہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مجلس شوریٰ کے رکن حکیم محمد عرفان صاحب، بھدوہی کی ممتاز ومقتدر شخصیت اور معروف شاعر جناب الحاج شرافت حسین وزیری ،معروف مربی ومعلم مولانا عبدالرقیب اثری مرحوم کی اہلیہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا محمد احمد سلفی کی والدہ محترمہ،پنجاب کے معروف عالم دین مولانا عبدالرؤف مرحوم کے فرزند اور معروف صنعت کار جناب محمد اویس کے منجھلے بھائی جناب محمد زید، جامعہ اسلامیہ فیض عام مئو یوپی کے سابق ناظم الحاج نثار احمد کوٹھا،سنت کبیر نگر کے معروف معلم ومربی جناب ماسٹر کلیم اللہ صاحب ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات جناب الحاج وکیل پرویز کے بڑے بہنوئی جناب محمد ابراہیم صاحب، بزرگ عالم دین عبدالعزیز مدنی طیبی ،مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا محمد رئیس فیضی کے چچا شوکت علی صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن ابوالخیر کے والدمحترم جناب محمد ابراہیم انصاری، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق امیر معروف عالم دین مولانا مختار احمدندوی رحمہ اللہ کی اہلیہ، جامعہ امام ابن تیمیہ بہاراور جامعہ ریاض العلوم دہلی کے سابق شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ مولانا امان اللہ فیضی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، ضلعی جمعیت اہل حدیث چھپرہ بہار کے نائب امیر جناب قمر الدین انصاری، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر مولانا ریاض احمد سلفی کے ماموں انجینئر منصور احمد خان امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث بہرائچ یوپی، آسام کے بزرگ عالم دین مولانا جمال الدین سلفی، مظفر پور بہار کے ممتاز عالم دین وسابق مدرس دارالعلوم احمدیہ سلفیہ، دربھنگہ حافظ اسلم سلفی و مدنی، استاذ الاساتذہ، مفتی شنکر نگر ، یوپی جناب حافظ وقاری عطاء الرحمن سلفی ،شہری وضلعی جمعیت اہل حدیث ناگپور کے نائب امیر مولانا محمد توصیف صاحب کی والدہ ماجدہ ،مولانا فضل الرحمن محمدی ، مالیگاؤں، مؤسس جامعہ اسلامیہ دریاباد ڈاکٹر عبدالباری فتح اللہ مدنی کے بھائی ڈاکٹر محمود الحسن، جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے عربی ادب کے استاد مولانا علاء الدین ندوی ، سابق امیر شہری جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد مولانا نعیم الرحمن، ضلعی جمعیت اہل حدیث کرنول کے امیر مولانا عبدالمالک عمری ، مدرسہ فیض العلوم ،سیونی کے پرنسپل معروف عالم دین مولانا عبدالودود مدنی صاحب کے والد ماجد، ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری رحمہ اللہ سابق شیخ الجامعہ جامعہ سلفیہ بنارس کے پچیرے سسر ،مولانا جرجیس سراجی اٹاوی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی کی ساس محترمہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے سابق ناظم اعلیٰ مولانا حافظ عبدالغنی عمری صاحب کے سسر جناب عبدالقیوم، امیر محترم کے عمہ زاد بھائی جناب مولوی ہارون رشید، مولانا موسیٰ ملیباری ، جناب حبیب اللہ بھائی بابونہ نڑیاد گجرات، مولانا ذکی احمد مدنی ، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال کی والدہ ماجدہ ، معروف خطاط کاتب عبدالرحمن بستوی ،صوبائی جمعیت اہل حدیث گجرات کے سابق نائب امیر مولانا عبدالکریم پرمار، مشہور تاجر جناب عزیز الرحمن مرشدآبادی ثم دہلوی ، جامعہ ریاض العلوم دہلی کے سابق شیخ الجامعہ مولانا عبدالتواب مدنی صاحب حفظہ اللہ کے داماد ڈاکٹر عبدالمغیث ، ماہنامہ نوائے اسلام دہلی کے معاون مدیر مولانا افضل حسین ندوی صاحب کے چھوٹے بھائی جناب اکمل حسین، جامعہ اتحاد ملت اٹوا بازار سدھارتھ نگر کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر رضی الدین خان ،شہری وضلعی جمعیت اہل حدیث ناگپور کے سابق ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالکریم ، مولانا محمد علی مدنی صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار اور نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے بڑے بھائی جناب شمس الہدی بلیرام پور مغربی چمپارن بہار، صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش کے سابق نائب امیر جناب عبدالوہاب سلفی ، جامعہ محمدیہ، کھیدو پورہ مئو ناتھ بھنجن، یوپی کے معروف استاذ جناب مولانا شاہد کلیم سلفی، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق موقر ونامور استاذ مولانا حنیف مدنی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا ممبئی کے جنرل سکریٹری معروف عالم دین مولانا انصار زبیر محمدی اعظمی صاحب کی والدہ ماجدہ ، المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیۃ ، اوکھلائی دہلی کے استاذ مولانا عزیز احمد مدنی صاحب کے منجھلے بھائی محمد حدیث ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا نوشاد احمد سلفی کے خسر محترم جناب محمد بھلئی ، مولانا محفوظ الرحمن سلفی صاحب مقیم ممبرہ ممبئی کے والدمحترم جناب حاجی محی الدین ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق کارکن مدرسہ منظر العلوم پرسا، مغربی چمپارن بہار کے استاد ڈاکٹر محمد رفیع اللہ تیمی کے بڑے بھائی جناب شفیع اللہ ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم معروف دانشور وادیب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی صاحب کی زوجہ محترمہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو کے سابق ناظم معروف عالم دین ڈاکٹر آر کے نور محمد مدنی، جامعہ محمدیہ منصورہ ، مالیگاؤں کے استاذ ڈاکٹر فضل الرحمن دین محمد مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا محمد احمد سلفی کے تایا محمد خالد، سماجی کارکن جناب ذوالفقار انور صاحب کے والدمحترم جناب حاجی صلاح الدین ، مدرسہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلہ آرہ کے ناظم اعلیٰ جناب انور آروی صاحب کی والدہ ماجدہ ، ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار فریوائی صاحب حفظہ اللہ سرپرست مرکزی

جمعیت اہل حدیث ہند کے بڑے بھائی جناب اشفاق خان کی اہلیہ، کلیۃ التربیۃ السلفیہ للبنات مدھوپور ضلع دیوگھر جھارکھنڈ کے استاذ فضیلۃ الشیخ عبد المقیت مدنی، جامعہ اصلاحیہ پٹنہ کے استاذ ڈاکٹر عبدالمتین اشرف عمری مدنی، سابق پرنسپل جامعہ دارالسلام عمرآباد مولانا اسلم شاد عمری، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری بھائی جمیل احمد میرٹھی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوری جناب نظام الدین قریشی، مئو کے حاجی ریاض احمد چودھری، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے خازن اسرائیل خان، صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے نائب امیر مولانا عبدالرؤف عالیاوی صاحب کے والد گرامی جناب الحاج محمد الیاس، سابق نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو و پانڈیچری جناب مولانا رؤف عمری، مولانا شیر خان جمیل احمد عمری صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی والدہ ماجدہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی کے نائب امیر، ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر کے امیر مولانا محمد ابراہیم مدنی صاحب کی اہلیہ محترمہ، جموں وکشمیر کے معروف عالم دین مولانا محمد اسحاق بابا مدنی صاحب کے والد گرامی محمد حسن بابا صاحب، جناب عبدالحفیظ رانڈر صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان کے چھوٹے بھائی جناب عبداللطیف، میوات ہریانہ کی معروف قانونی وسماجی شخصیت، سیشن جج (A.D.J.) قاضی بشیر الدین بن عبدالرشید عرف بڑے جج صاحب، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری جناب بھائی جمال ابراہیم عرف رضوان صاحب، مئو کے حاجی ریاض احمد چودھری، بنارس کے معروف تاجر اور سماجی شخصیت الحاج حکمت علی سردار، مدنپورہ بنارس کے تاجر برادران الحاج محمد صالح، الحاج محمد شعیب اور الحاج محمد سلیم صاحبان کے والد گرامی الحاج محمد حسین بن عبدالحلیم، بجرڈیہہ بنارس کے الحاج ابو حامد بن محمد ادریس سونا والے اوران کی اہلیہ محترمہ، بھدوہی کے معروف تاجر الحاج نعیم اللہ انصاری مرحوم کے تین داماد، مولانا احسن جمیل مدنی صاحب کی خوش دامن، جامعہ سلفیہ بنارس کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ سعود سلفی صاحب کے خسر جناب عزیز الرحمن عبدالقیوم، بھدوہی کے معروف تاجر جناب نسیم احمد صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ اوران کی والدہ محترمہ، ضلعی جمعیت اہل حدیث شمالی بنارس کے امیر جناب الحاج عبدالحکیم، استاذ الاساتذہ مولانا محفوظ الرحمن فیضی صاحب سابق شیخ الجامعہ فیض عام مئو کے داماد عزیزم شمیم احمد کیرانہ، بنارس بجرڈیہہ کے الحاج محمد یعقوب، مولانا محمد رحمانی صاحب صدر ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی کے خسر محترم جناب ڈاکٹر عبدالباری خان، جھارکھنڈ کے بزرگ عالم دین مولانا زکریا فیضی پرتاپ گڑھی، جامعہ رحمانیہ کٹیہار، بہار کے صدر کے والد جناب فیض الدین ، استاذ الاساتذہ قاری عبدالحمید رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ اور مولانا کلیم اللہ سلفی صاحب کی والدہ ماجدہ، مولانا شفیع اللہ مدنی صاحب کے والد گرامی جناب الحاج عبدالحکیم، ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی صاحب کارکن ومیڈیا کوآرڈینیٹر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے والد گرامی جناب محمد ادریس اورخوش دامن، رئیس مدنپورہ بنارس، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے محسن الحاج محمد اظہر بن عبدالعظیم، انڈومان نیکوبار کی معروف تعلیمی وسماجی شخصیت جناب اے پی محمد، بنارس کے الحاج عبدالحنان بن عبدالحلیم، معروف عالم دین مولانا منظر احسن سلفی صاحب (فاروق برادرس) کے والد گرامی امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث دربھنگہ معروف عالم دین مولانا ابوبکر سلفی اور والدہ ماجدہ، جناب اسرار احمد بٹلہ، سابق منیجر مکتبہ ترجمان جناب شریف قریشی محلہ نیاریان دہلی، مولانا قمر سبحانی صاحب کے جواں سال اور ہونہار صاحبزادے ڈاکٹر فیصل سبحانی، جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ بھیونڈی کے آفس سکریٹری جناب محمد یٰسین معین الدین مومکر، شیخ حافظ محمد الیاس عبد القادر امام مسجد ابن باز سعودی عرب، معروف عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا قاری نثار احمد فیضی، جامعہ امام ابن تیمیہ کے مؤسس ورئیس مفسر قرآن ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، خادم حدیث وقرآن استاذ الاساتذہ ڈاکٹر پروفیسر محمد ضیاء الرحمن اعظمی، جماعت اسلامی ہند کے سابق امیر مولانا سراج الحسن، جنوبی ہند کی معروف علمی وادبی شخصیت مولانا یوسف جمیل جامعی، پرانی دہلی کے معروف خانوادے کے چشم و چراغ الحاج شیخ عبدالرب صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال کے سابق امیر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیر، استاذ الاساتذہ مولانا شیخ حافظ عین الباری عالیاوی، استاذ الاساتذہ قاری محمد عبا س اختر، جناب ظہیر احمد خان میرٹھی، معروف عالم دین مولانا محمد رفیق قاسمی، مولانا عبدالجبار ضیغم سلفی، دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے پروفیسر ڈاکٹر ولی اختر ندوی، ڈاکٹر عبدالظاہر، معروف معالج حکیم عبدالحنان سلفی، جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج کے ناظم معروف معالج ومقتدر شخصیت ڈاکٹر عبدالباری، عالم ربانی عظیم علمی شخصیت حافظ صلاح الدین یوسف، جامعہ سلفیہ بنارس کے استاذ معروف عالم دین مولانا مفتی علی حسین سلفی، معروف عالم دین وخطیب مولانا محمد مقیم فیضی سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر کے امیر معروف عالم دین مولانا محمد اسلم جامعی، جامعہ سراج العلوم السلفیہ کے وکیل الجامعہ مولانا عبدالمنان سلفی، رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور مشہور سماجی شخصیت جناب عبدالوہاب، سیمانچل بہار کے بزرگ عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا محمد سعید ندوی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری اور ہریانہ کے معروف معالج جناب حکیم اجمل خاں، مرکزی جمعیت کے سابق نائب امیر مولانا عبدالحی اصلاحی، ہریانہ کے معروف داعی حافظ شمس الدین، سیمانچل بہار کے بزرگ عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا عبدالرشید سلفی، صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے سابق ناظم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوریٰ جناب محمد شعیب انصاری، معروف دینی، تعلیمی وسماجی شخصیت پروفیسر شاہنواز نعیمی، استاذ گرامی مولانا عبداللہ فیضی، جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو کے سابق شیخ الحدیث مولانا عزیز الحق عمری، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق صدر ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری ؒ کی

اہلیہ، آندھرا پردیش کے سابق امیر معروف عالم دین مولانا صفی احمد مدنی، معروف عالم دین ومحقق پروفیسر ڈاکٹر صغیر احمد مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ہندی آرگن ماہنامہ "اصلاح سماج" کے ایڈیٹر ایڈووکیٹ احسان الحق میرٹھ، معروف ملی وسماجی شخصیت ایڈوکیٹ احمد خان، بزرگ عالم دین مولانا عبدالرحمن ریاضی، جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وامیر امارت شرعیہ بہار وجھارکھنڈ و اڑیسہ مولانا سید ولی رحمانی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن شوری معروف صاحب قلم فاروق اعظمی، اردو وہندی کے معروف صاحب قلم مولانا خالد حنیف صدیقی، معروف عالم دین مولانا وحید الدین خان، دہلی کی معروف ملی وسماجی شخصیت حاجی میاں فیاض الدین، جماعت اسلامی ہند کے سابق نائب امیر نصرت علی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری معروف عالم دین مولانا نواب احمد سلفی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس شوری مولانا شمیم احمد سلفی ویشالوی، دارالعلوم دیوبند کے قائم مقام مہتمم قاری سید محمد عثمان منصور پوری، معروف عالم دین مولانا عبدالمتین سلفی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، جامعہ سلفیہ بنارس کے سابق شیخ الجامعہ معروف عالم دین مولانا نعیم الدین مدنی، معروف عالم دین استاذ الاساتذہ مولانا نیاز احمد فیضی، معروف عالم دین ومحقق پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی حامد الازہری، جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو کے سابق شیخ الجامعہ وشیخ الحدیث، معروف عالم دین اور نامور خطیب استاذ الاساتذہ مولانا عبدالشکور اثری، جماعت وجمعیت اور ملک وملت کی اہم شخصیات، مشہور کتاب سنن دارمی کے مترجم، فقیہ عصر علامہ ابن باز رحمہ اللہ کے شاگرد رشید، مسجد ابن باز ریاض کے امام، معروف عالم دین شیخ حافظ محمد الیاس بن عبدالقادر، جامعہ دارالسلام عمرآباد کے ناظم، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق رکن مجلس عاملہ، ممتاز اہل قلم وخطیب، معروف عالم دین، استاذ الاساتذہ مولانا حافظ حفیظ الرحمن اعظمی عمری مدنی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے رکن شوریٰ وصوبائی جمعیت اہلحدیث مشرقی یوپی کے نائب ناظم معروف عالم دین حافظ کلیم اللہ سلفی صاحب کی والدہ ماجدہ، پھوپھا ظہور احمد انصاری صاحب اور سمدھی جناب ظفرالدین انصاری عرف گڈو کی ہمشیرہ، میسرس نصراللہ کنسٹرکشن دیوریا یوپی کے کیشیئر جناب نظام الدین عرف فیروز کے والد محترم جناب نصرالدین، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کی سمدھن اور جناب عبدالقدیر عرف پیارے پہلوان مرحوم کی اہلیہ محترمہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کارکن مولانا نوشاد احمد سلفی کی نانی محترمہ، جامع مسجد اہل حدیث مومن پورہ ممبئی کے ٹرسٹی مشہور عالم دین مولانا عبدالجلیل انصاری صاحب کی اہلیہ محترمہ، معروف عالم دین مولانا نورالہدیٰ مدنی صاحب کی والدہ ماجدہ، چمپارن کی مشہور سماجی ومخیر شخصیت جناب عبدالقدوس عرف قدوس بابو (بسوریا)، مشہور سماجی شخصیت جناب ماسٹر حسن امام ماموں زوجہ امیر محترم، المقدس گرلس اسکول اوکھلانئی دہلی کے ڈائرکٹر جناب اسلم بابر کے خسر، معروف سماجی کارکن جناب امان اللہ صاحب کے جواں سال صاحبزادے آصف کمال، عبدالسلام شکراوہ ہریانہ کے دو جواں سال لڑکے عالم دین مولانا انیس سنابلی اور مولانا اعجاز سنابلی مدنی، سابق رکن شوری مولانا نواب احمد سلفی مرحوم کی اہلیہ محترمہ، جامعہ نجم الہدیٰ آم تلہ مرشدآباد، مغربی بنگال کے صدرالمدرسین معروف عالم دین اور مشہور بنگلہ خطیب الحاج مولانا شوکت علی صاحب، جماعت اسلامی کے سابق امیر مولانا سید جلال الدین عمری، ضلعی جمعیت اہل حدیث مالدہ کے ناظم معروف عالم دین مولانا محمد اسرائیل عالیاوی صاحب کی والدہ ماجدہ، الحاج عبدالرحمن جھمکاوی، حال مقیم پورنیہ کی اہلیہ، جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے موقر استاذ معروف عالم دین مولانا نیاز احمد طیب پوری صاحب، صوبائی جمعیت اہلحدیث بہار کے نائب امیر ورکن مجالس عاملہ وشوریٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند معروف عالم دین مولانا محمد خورشید عالم مدنی صاحب کی اہلیہ محترمہ، مدرسہ اصلاحیہ سیما پور کٹیہار، بہار کے سکریٹری اور سابق ایم ایل اے جناب عبدالشکور سلفی صاحب، دنیائے علم وتحقیق کی معتبر ومقتدر عالمی شخصیت، معارف ابن تیمیہ کے امین، معروف مخطوطہ شناس، نازش علم وعلماء، عظیم اسکالر شیخ محمد عزیر شمس، مولانا ارقم سلفی کی اہلیہ محترمہ، مولانا عبدالرشید قاسمی امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث ڈھن دیناجپور، معروف عالم مولانا عبدالقاہر سلفی سابق ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث مرشدآباد مغربی بنگال، آل انڈیا انجمن منہاج رسول کے صدر معروف عالم دین وملی رہنما مولانا سید اطہر حسین دہلوی، جناب شفیع الحسن صاحب سابق ناظم ضلعی جمعیت اہلحدیث لکھنو، مولانا طہ سعید خالد مدنی صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہلحدیث اڈیشہ کی والدہ محترمہ، جناب محمد اقبال جامعی سابق امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا، جناب عبدالحق محمدی رکن جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد، جناب عبدالقدیر محمدی امیر حلقہ فتح دروازہ حیدرآباد، جناب عبدالتواب صاحب سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند وغیرہم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس کا مکین بنائے، ان کی خدمات کو قبول کرے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جمعیت و جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

نوٹ: 15-1 فروری 2023 اور 28-16 فروری 2023 کے شمارے ضم ہیں۔ اس لئے قارئین سے گزارش ہے کہ 15-1 فروری کے شمارے کا مطالبہ نہ کریں

(ادارہ)

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس بحسن وخوبی اختتام پذیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی مسلسل دوسری بار باتفاق رائے امیر منتخب ہوئے جبکہ ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز اپنے عہدوں پر برقرار رہے۔ ملک وملت سے متعلق متعدد قراردادیں اور تجاویز بھی منظور ہوئیں۔

نئی دہلی: ۲۸ رجنوری ۲۰۲۳ء

آج مورخہ ۲۸ رجنوری ۲۰۲۳ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس بمقام اہل حدیث کمپلیکس اوکھلائی دہلی منعقد ہوا۔ جس میں معروف عالم دین، مشہور صاحب قلم اور قد آور قومی وملی رہنما مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی باتفاق رائے دوسری بار امیر منتخب ہوئے۔ جبکہ مولانا محمد ہارون سنابلی دوبارہ ناظم عمومی اور الحاج وکیل پرویز تیسری بار ناظم مالیات بنائے گئے۔ یہ انتخابات نہایت اطمینان وسکون اور پورے وقار اور شفافیت کے ماحول میں دستوری تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں ملک کے چوبیس صوبوں سے دوسو سے زائد اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔

پریس ریلیز کے مطابق مجلس کا آغاز ڈاکٹر حافظ عبدالعزیز مدنی مبارکپوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پھر حسب ایجنڈا سابقہ کارروائی کی خواندگی وتوثیق اور رپورٹ ناظم عمومی کے بعد ڈاکٹر عبدالعزیز مدنی مبارکپوری، مولانا شہاب الدین مدنی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی، مولانا محمد علی مدنی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، جناب کے جے منصور قاسم قریشی عرف دادو بھائی خازن صوبائی جمعیت اہلحدیث کرناٹک وگوا اور مولانا فضل الرحمن عمری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش پر مشتمل پانچ رکنی انتخابی بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی۔ بعد ازاں انتخابی بورڈ کی نگرانی میں متعدد اراکین کی تجویز اور پورے ہاؤس کی بیک زبان تائید سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی امارت کے لیے مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کا نام پیش ہوا اور کوئی دوسرا نام پیش نہ ہونے کی بنا پر نیز آپ کی معذرت کے باوجود آپ ہی کو بالاتفاق امیر منتخب کرلیا گیا۔ اسی طرح دوسرے عہدیداران کے انتخابات بھی اتفاق رائے سے عمل میں آئے۔ بعد ازاں نومنتخب امیر محترم نے اپنے نفس کو اور حاضرین کو تقویٰ وطہارت اور تضرع وانابت الی اللہ کی تلقین کی، عقیدہ توحید پر مضبوطی سے قائم رہنے، کتاب وسنت کو اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں رہنما بنانے اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں مثالی مومنانہ کردار ادا کرنے کی نصیحت کی اور سب کو اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے، برادران وطن کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی اور احترام انسانیت اور امن وشانتی کے ساتھ رہنے اور ہر طرح کی جذباتیت و شدت پسندی سے اجتناب کرنے کی ترغیب دی۔ بعد ازاں مؤقر امراء ونظمائے صوبائی جمعیات اہل حدیث اور اراکین نے اپنے تاثرات میں نومنتخب ذمہ داران خصوصاً امیر محترم کو دلی مبارکباد پیش کی اور توقع ظاہر کی کہ گزشتہ بیس سالوں میں بحیثیت ناظم اور امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی صاحب نے ملک، ملت و جماعت اور انسانیت کی جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ان کا تسلسل مزید توانائی اور قوت کے ساتھ جاری رہے گا اور ہم سب ان کے دست وبازو بنیں رہیں گے۔

پریس ریلیز کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مجلس شوریٰ کے اس انتخابی اجلاس میں ملک وملت اور انسانیت سے متعلق بہت سارے امور زیر غور آئے اور اخیر میں ان سے متعلق کئی نکاتی قرارداد اور تجاویز پاس ہوئیں۔

قرارداد میں مسلم سماج ومعاشرہ سے غیر اسلامی عقائد اور رسم ورواج کو مٹانے پر زور، مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کو بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی، مدارس کے ذمہ داران سے اپنے اداروں کے اخراجات اور حساب وکتاب کو درست رکھنے اور سروے میں افسران کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی گئی اور حکومتوں سے مدارس کی معنوی و روحانی اور تعلیمی وتربیتی اہمیت سمجھنے کا التماس کیا گیا۔

قرارداد میں مذہبی رہنماؤں اور ہر مذہب کی کتابوں کا احترام کرنے پر زور دیتے ہوئے کسی مذہبی کتاب کی توہین کرنے سے ہر حال میں گریز کرنے، دوسروں کے خلاف بیان بازی سے بچنے کی اپیل اور سیاسی لیڈروں سے کسی کے خلاف بے بنیاد بیانات دینے اور اشتعال انگیزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ اور اقلیتوں کی تعلیمی ومعاشی پسماندگی کے ازالہ کے لئے متعدد کمیٹیوں کی سفارشات کی تنفیذ کی اپیل کی گئی ہے۔

اجلاس مجلس شوریٰ کی قرارداد میں وطن عزیز اور دیگر ممالک میں ہونے والے ہر طرح کے دہشت گردانہ واقعات کی پرزور مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ دہشت گردی کی آڑ میں کسی خاص مذہب کے پیروکاروں کو بدنام کرنا کسی بھی طور سے مناسب نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ملک کی تعمیر وترقی کے لئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی، رواداری اور آپسی تعاون کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ میڈیا سے نفرت پر مبنی بیانات کو کوریج نہ

دینے اور غیر قانونی کاموں اور سرگرمیوں کی مذمت کے ساتھ ساتھ جیلوں میں بند نوجوانوں کے مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فاضل عدالتوں سے باعزت بری ہونے والے نوجوانوں کو معاوضہ دینے اور بے مقصد مباحثوں اور ٹی وی ڈی بیٹ میں شرکت سے بچنے کی اپیل اور ملک کے بعض حصوں میں زمین دھنسنے کے واقعات پر فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے قدرتی آزمائش قرار دیا گیا۔

قرارداد میں سویڈن میں سیاسی وجوہات سے قرآن کریم کو جلانے کے واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا اور کہا گیا کہ قرآن کریم جس میں پوری انسانیت کی فلاح وبہبود اور امن وشانتی کا راز پوشیدہ ہے، اس کو ذاتی مقاصد یا سیاسی ہتھکنڈوں کے طور پر استعمال کرنا قابل مذمت ہے۔

مجلس شوری کی قرارداد میں دن بدن بڑھتی مہنگائی، کالا بازاری، دھوکہ دھڑی پر کنٹرول کرنے اور نشہ آور اشیاء پر پابندی لگانے، بعض ممالک میں آپسی تصادم کو تشویشناک اور عالمی برادری سے اس طرح کے تصادم کو روکنے اور فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ سے اپیل کی گئی۔ اسی طرح سے ملک وملت اور جماعت کی اہم علمی، سماجی شخصیتوں کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے۔

مولانا سید اطہر حسین دہلوی کا سانحہ ارتحال قوم وملت کا عظیم خسارہ/ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

نئی دہلی: ۲۷/جنوری ۲۰۲۳ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے آل انڈیا انجمن منہاج رسول نئی دہلی کے صدر مولانا سید اطہر حسین دہلوی کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کے سانحہ ارتحال کو قوم ملت کا عظیم خسارہ قرار دیا ہے، جن کا ۲۵/جنوری ۲۰۲۳ء کو تقریباً ساڑھے نو بجے شب تراہا بہرام خاں، دہلی میں واقع ان کے گھر پر اچانک انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ آپ ملک وملت اور مجبوروں و مریضوں کے مسیحا اور قوم کے ایک بے باک اور جرات مند قائد ورہنما تھے۔ ملک وملت کے مسائل کے لیے فکرمند، قانون کی پاسداری، قومی ترقی، انسانیت نوازی، مسالک ومذاہب کے احترام اور بھائی چارے کے مؤید تھے۔ اپنی حیثیت سے آپ حکومتوں، پارٹیوں، وزیروں اور رہنماؤں سے تعلقات کو غریبوں ومریضوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ان سب کا خیال رکھنے والے ان جیسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔ ان کی کوششیں بسیار بھی ہیں اور متنوع وطویل بھی۔ اسی طرح آپ ملی تنظیموں، مسلم جماعتوں اور دیگر مذاہب کے سرکردہ لوگوں سے تعلقات استوار رکھنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ بڑے چھوٹے علماء سے ان کے تعلقات استوار تھے لہٰذا وہ ان کی مجالس ودکھ درد میں برابر کے شریک وسہیم رہتے۔ مختلف مذاہب کے ذمہ داروں وشخصیات سے بھی آپ کے اچھے مراسم تھے۔ سیاسی وسماجی اور تعلیمی ورفاہی میدانوں میں کام کرنے والوں کی نہ صرف تائید کرتے بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیتے۔ مفید مشورے دیتے اور برملا ان کی تعریف کرتے۔ عوام الناس سے بھی آپ محبت رکھتے۔ قومی وملی مسائل میں جب ٹی وی چینلز پر ڈیبیٹ میں حصہ لیتے تو ان کا مثبت ومؤثر انداز یگانہ ہوتا۔ موقع ومناسبت سے نرم گرم ڈیبیٹز ومباحثوں کو موثر انداز میں نبھالے جانا ہی نہیں بلکہ بحسن وخوبی انجام دے دینا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ حقائق کی تلخی اور مقابل ومعاند کی بسا اوقات ہٹ دھرمی کا ترکی بترکی جواب دینے کے ساتھ ہی ساتھ سامنے کے لوگوں کے ساتھ ان کے دل ودماغ پر قبضہ جمائے رکھنا اور ان کی شخصیت وعزت کا بھرپور احترام ملحوظ رکھنا اور کسی بھی بدمزگی تک پہنچنے سے پہلے فورا معاملہ کو الجھاؤ سے بچا کر سلجھاؤ کی طرف ڈالنے کا ملکہ آپ کو بدرجہ اتم حاصل تھا۔ مافی الضمیر اور مدعا کو بھی سخت سے سخت حالات میں پوری ہوشیاری اور حزم واحتیاط اور عزم وحوصلہ سے بیان کر لیجانا آپ کا خاصہ تھا۔ ذاتی طور پر بھی ان کے ملنے والے انہیں اپنا مخلص ودوست ہی نہیں ہمدرد وغمگسار اور محسن ودلدار مانتے تھے۔ جہاں تک ایک محسن دوست ہونے کا ان سے میرا تعلق ہے تو یہ داستان بہت طویل ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہے اور لائق تعریف وتحسین ودعا وتشکر بھی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند اور اہل حدیث حضرات سے باوجود تفاوت مسلک اور بسا اوقات طریقت ایسا لگتا تھا کہ منہجی اعتبار سے آپ اچھے سلفی ہیں اور اس کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں عام حالات سے لیکر جمعیت کی مؤتمرات وندوات اور خلوات وجلوات میں اپنے اور پرائے سبھوں میں بلاخوف لومۃ لائم اور بغیر کسی تحفظ اور خوف وتردد کے جماعت کے کاموں کو سراہتے ہی نہیں ان کی تعریف وتوصیف بھی شایان شان کرنے میں نہیں ہچکچاتے تھے بلکہ گاہے بگاہے اس کے پرزور حامی اور وکیل دفاع بھی بن جاتے تھے، ایسا بارہا دیکھنے اور سننے کو ملا، خصوصا حکومتوں کے ایوانوں میں اور وقت کے حکمرانوں کے سامنے بھی وہ جذباتی طور پر دفاع اور وکالت کا کام اپنا انسانی واخلاقی فریضہ سمجھتے تھے۔

امیر محترم نے اپنے اخباری بیان میں جملہ پسماندگان ومتعلقین سے اظہار تعزیت کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی وفات سے جہاں قوم وملت کا بظاہر نہ پر ہونے والا خسارہ ہوا ہے وہیں میں نے اپنا ایک محسن دوست کھودیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

المعهد العالي للتخصص في الدراسات الاسلامیہ نئی دہلی میں یوم جمہوریہ تقریب کا انعقاد

نئی دہلی: ۲۷/جنوری ۲۰۲۳ء

ہمارے اکابر نے اس ملک کو آزادی دلانے میں جس طرح کی جدوجہد کی وہ ناقابل فراموش ہیں۔ یوم جمہوریہ ہم سبھی باشندگان وطن کے لیے خوشی وشادمانی کا موقع ہے۔ ہمارا آئین دنیا کا ایک بہتر آئین ہے جو بہت ہی جدوجہد کے بعد وجود میں آیا تھا۔ ہمارے اسلاف کا ہمارے اوپر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ملک کو ایسا آئین دیا جو وطن عزیز کے سبھی واسیوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور اس پر ہم بجا طور پر داد تحسین کے مستحق ہیں۔ ملک کی تعمیر وترقی آئین وقانون کی پاسداری اور احترام میں ہے اور ہمارے بزرگوں کا خواب اس وقت شرمندہ تعبیر ہوگا جب ہم آپسی تعاون، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور رواداری کے ساتھ مل جل کر آئین کے مطابق اس ملک کو ترقی کی شاہراہ پر لے جائیں۔ یہی آئین کی بنیادی روح ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے مرکزی جمعیت کے زیر اہتمام چلنے والے ادارہ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ اہل حدیث کمپلیکس اوکھلائی دہلی میں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کے بعد اپنے خطاب میں کیا۔

امیر محترم نے معمار آئین بابا بھیم راو امبیڈکر اور ان کے قانونی وسماجی رفقائے کار کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس آئین ساز نے کئی ملکوں کے آئین کے گہرے مطالعہ کے بعد ملک کے آئین کو تیار کیا تھا جو ہر شہری کو مذہبی آزادی اور مساوی حقوق دیتا ہے۔ انہوں نے تمام اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی پرخلوص مبارکباد پیش کی اور ملک کی ترقی وخوش حالی، امن وامان، خیر سگالی اور بھائی چارہ کے لئے دعائیں کی۔ امیر محترم نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند قومی تقریبات کو پورے جوش وخروش سے مناتی رہی ہے اور ہمارے اسلاف نے وطن کی تعمیر وترقی میں قابل قدر خدمات انجام دیئے ہیں۔ آج ہم یہاں اپنے اسلاف کے قابل قدر کارناموں اور نیک مساعی کو آنے والی پیڑھی تک پہنچانے اور ان کے دلوں میں وطن کے آئین سے الفت ومحبت اور پاسداری کے جذبہ کو ابھارنے کی تاکید کرتے ہیں اور اسی نیک جذبے کے تحت ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب ناظم مولانا محمد علی مدنی نے اس موقع سے تقریب کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آئین اور قانون کا احترام اور قانون کے دائرہ میں رہ کر اپنی دینی سماجی سرگرمیوں کو جاری رکھنا چاہئے۔ ہمارے مذاہب الگ الگ ہوسکتے ہیں۔ نسلیں جدا جدا ہوسکتی ہیں لیکن ہماری قومیت ایک ہے۔ چونکہ انگریزوں کا بنایا ہوا قانون ملک کی تہذیب وثقافت سے ہم آہنگ اور موافق نہیں تھے اس لیے ہمارے آباء واجداد نے نئے آئین کی ضرورت محسوس کی اور پھر ہمارا شاندار آئین وجود میں آیا۔ ۲۶؍جنوری کا دن ہم ہندوستانیوں کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اسی تاریخ یعنی ۲۶؍جنوری ۱۹۳۰ء کو انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے سالانہ اجلاس کے موقع پر مکمل آزادی کی تجویز پاس کی تھی۔ لہٰذا ۲۶؍نومبر ۱۹۴۹ء کو اسمبلی سے پاس ہونے کے باوجود ۲۶؍جنوری ۱۹۵۰ء کو اس کی تنفیذ کی گئی۔ ہمارے دستور کی بنیاد برابری اور سیکولرزم پر ہے۔ یہاں پر ہر کسی کو اپنی پسند کے مطابق مذہب، زبان اور رسم ورواج کو اپنانے کا حق حاصل ہے اور یہی اس کی خوبی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات وکیل پرویز صاحب نے ہندوستانی آئین کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے وطن عزیز کے آئین نے ہر مذہب کے پیروکاروں کو مکمل طور پر مذہبی آزادی دی ہے اور سب کو برابر کے حقوق عطا کئے ہیں۔ یوم جمہوریہ کی اس تقریب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مفتی مولانا جمیل احمد مدنی، مولانا اسماعیل سرواڑی امیر صوبائی جمعیت راجستھان، جناب عبدالحفیظ ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان، ڈاکٹر عبدالعزیز مدنی مبارکپوری، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے میڈیا کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی اور مولانا محمد رئیس فیضی اور المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ کے طلباء اور دیگر کارکنان نے شرکت کی۔ اس موقع پر قومی ترانہ پڑھا گیا اور حاضرین کے مابین شیرینی تقسیم کی گئی۔

ترکی وسیریا میں بھیانک زلزلے سے ہوئی زبردست تباہی پر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا اظہار رنج وغم

نئی دہلی: ۷؍فروری ۲۰۲۳ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے ترکی وسیریا کے متعدد مقامات پر آئے بھیانک زلزلے سے ہوئی زبردست تباہی اور بھاری تعداد میں جان ومال کے اتلاف پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور مہلوکین کے پسماندگان، دیگر متاثرین اور وہاں کی حکومت وعوام سے قلبی تعزیت کی ہے اور عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ ان زلزلہ متاثرہ ممالک کی بھرپور امداد کریں تاکہ متاثرین کی بازآبادکاری ممکن ہوسکے۔

امیر محترم نے اس موقع پر وطن عزیز کی مرکزی حکومت کی بھی ستائش کی ہے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں ان دوست ممالک سے دیرینہ تعلقات اور انسانی بنیادوں پر پہل کرتے ہوئے این ڈی آر ایف کی دوٹیموں کے ساتھ ساتھ ہر ممکن امداد بھیجنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا ہے کہ اس طرح کے زلزلوں کی آمد سے بڑے پیمانوں پر جان ومال کی تباہی قدرتی نظام کا حصہ ہے۔ اس قسم کے حادثات سے انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور رب ذوالجلال کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔ نیز مصیبت کی گھڑی میں تمام لوگوں کو متاثرین کے حق میں دعا اور اظہار ہمدردی کرنی چاہیے۔

جماعتی خبریں

صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش کا کل یومی اراکین اہل حدیث کنونشن بحسن وخوبی اختتام پذیر اورامیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کاصدارتی خطاب صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش کے زیراہتمام بتاریخ:۲۲جنوری ۲۲۲۳ بروز اتوارصوبائی سطح کا ایک تاریخی کل یومی پروگرام بنام: ’’اراکین اہل حدیث کنونشن‘‘ (تربیتی واصلاحی) برائے مقامی، شہری، ضلعی، جمعیات اہل حدیث آندھرا پردیش بمقام مناکلیاناویدکا، وجئے واڑہ میں منعقدہوا جس کی آخری نشست کی صدارت فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے فرمائی۔جس میں اکابروموقر علمائے کرام: فضیلۃ الشیخ عبدالباسط جامعی ریاضی، دکتورسعید احمد عمری مدنی، شیخ فضل الرحمن قریشی عمری (امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش) شیخ طہ سعید خالدعمری مدنی، شیخ عبدالوکیل محمدی مدنی، شیخ ابوہریرہ سلفی مدنی، شیخ ابوحمدان اشرف فیضی، شیخ وسیم قاضی جامعی مدنی، شیخ عبدالمحصی عمری، شیخ حافظ محمد رحمت اللہ عمری نے جمعیت وجماعت سے متعلق عناوین پر جوکہ اراکین جمعیت اہل حدیث کے لئے مخصوص تھے بڑے بہترین انداز میں تربیتی واصلاحی دروس ومحاضرات پیش کئے اور تلگو مبلغین میں سے شیخ ابوبکر بیگ عمری، شیخ محمد شریف (مدنی) صاحبان نے مذکورہ شیوخ کے دروس ومحاضرات کا تلگوزبان میں خلاصہ پیش کیا۔ان دروس ومحاضرات کا اہم مقصداراکین میں جمعیت کے تیئں بیداری پیدا کرنا، جماعت میں شوق ولولہ پیدا کرنا اوراپنے منصب اور ذمہ داری کوخوب سے خوب نبھانے کی ترغیب دلانا تھا۔الحمداللہ اجلاس بڑا شاندار تھا، حاضرین کی بڑی تعداد شریک رہی، اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ساری کاوشوں کو جمعیت کے حق میں قبول فرمائے۔

یہ کنونشن اپنی نوعیت کا منفرداور تاریخی کنونشن تھا، جس کی کارکردگی بڑی نرالی، نظم ونسق بڑا خوب وشاندار تھا۔شہری جمعیت وجئے واڑہ کے ذمہ داران شیخ نصیراحمد عمری (امیر) جناب سید عتیق الرحمن صاحب (ناظم) اورجناب محمد رضوان قریشی (خازن) اوران کے رفقائے کرام ومعاونین نے مہمانوں کی راحت رسانی کے انتظامات میں کوئی کسرنہیں چھوڑی، ہرچیز کو بڑی عمدگی سے آراستہ کیا۔نوجوان خدمت گزاروں کی خدمات پرلوگوں کی دعائیں سنی گئیں۔ اللہ ان کی خدمات کوقبول فرما کر بہترین اجر عطا فرمائے۔آمین۔ ہرکسی نے کنونشن کی تعریف کرتے ہوئے صوبائی جمعیت کے ذمہ داروں کوداد تحسین اورمبارکباد پیش کی۔اس کنونشن میں صوبہ آندھراپردیش کے سارے ہی مقامی، شہری، ضلعی ذمہ داران، مساجد کے ذمہ داران، علمائے کرام، دعاۃ عظام اوردیگر محبین جماعت وجمعیت شریک تھے، جن کی تعداد لگ بھگ تین ہزار تھی۔

پروگرام کی نوعیت: بتاریخ ۲۲ جنوری بروز اتوار نماز فجر سے آغاز ہوا اور شام پونے سات بجے تک سلسلہ جاری رہا، جملہ گیارہ دروس ومحاضرے ہوئے، اوران کا خلاصہ تلگوزبان میں پیش کیا گیا۔اجلاس کے دوسرے مہمان حافظ عبدالقیوم صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے خصوصی خطاب سے نصیحت فرمائی۔ فضیلۃ الشیخ اصغرعلی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے مشارکین کے دلوں میں جذبۂ وشوق پیدا کردیا۔آپ نے اپنے خطاب میں اخلاص وللٰہیت تقوی وطہارت انابت الی اللہ، اتحادواتفاق، ایثاروقربانی کی نصیحت کی اورنظم واجتماعیت، امن وشانتی، قومی یک جہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا بنائے رکھنے کی تلقین کی۔امارت ومنصب، امیرومامور کی شرعی اورعرفی کی حقیقت کی وضاحت فرمائی اوردستوروآئین کی اہمیت وضرورت اوراس کی پاسداری کی تائید کی۔اللہ تعالیٰ امیر محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔خازن صوبہ جناب فاروق خان صاحب نے کنونشن کی ساری باگ ڈور نہایت عمدگی سے سنبھالی، جزاہ اللہ خیرا، پروگرام کی نظامت ناظم صوبہ شیخ حافظ عبدالغفار عمری نے انجام دے کرنظم ووقار کو بڑھادیا۔شیخ عبدالغنی عمری سابق ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش نے اپنے تاثرات سے سب کی حوصلہ افزائی فرمائی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کنونشن کے انعقاد میں حصہ لینے والے سبھی حضرات کی محنتوں کوقبول فرمائے، آخرت کے لئے زادراہ بنائے، میزان حسنات میں وزن دار بنائے۔آمین (رپورٹ: حافظ عبدالغفار عمری، ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش)

ایک روزہ جلسہ عام: الحمدللہ ایک روزہ جلسہ عام بتاریخ 5 فروری 2023 بمقام مسجد صالحین ورود ضلع امراؤتی زیرصدارت جناب الحاج وکیل پرویز صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث ہندوقایم مقام امیرصوبائی جمعیت اہلحدیث مہاراشٹر منعقدہوا۔ پروگرام کا آغاز حافظ عبدالہادی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا، مولانا انصار صاحب نے نعت رسول پڑھی، جلسہ کی نظامت مولانا عبدالحق عمری نے بحسن وخوبی انجام دی۔صدارتی خطبے میں جناب الحاج وکیل پرویز صاحب نے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ قوم کے بچے اور بچیوں کی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم پر بھی توجہ دینی چاہیے۔مولانا سرفراز احمد اثری صاحب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر نے خطاب کرتے ہو کہا کہ آج سلفیت کوسب سے زیادہ نقصان خارجیت سے ہورہا ہے اورخارجی ذہنیت ہمارے نوجوانوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے اورنوجوانوں میں بغاوت اورعلماء کرام کی تحقیر عام ہوتی جارہی ہے۔مولانا عبدالقدوس عمری صاحب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش نے توحید کی اہمیت پرمدلل خطاب فرمایا۔عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت جماعت اہل حدیث کی شان فضیلۃ الشیخ ظفرالحسن صاحب مدنی حفظہ اللہ نے بہترین انداز میں نصیحت کی اورجمعیت ومرکز سے جڑکر کام کرنے کی تلقین کی اوراس کے فوائد بیان فرمائے۔اس پروگرام میں چارضلعوں سے سینکڑوں افراداورعلماء وائمہ مساجد نے شرکت کی۔اسی طرح مقامی حضرات نے رضاکارانہ خدمت انجام دی جس میں قابل ذکر جناب محمد مجیب خان، جناب عبدالستار صاحب مواڑ، مولانا انصارخان، مولانا جلیل صاحب سارنی، مولانا صادق موہ گاؤں، جناب امان اللہ خان آکوٹ، جناب نفیس بیگ، عبیدخان امراوتی، ماسٹر مجیب خان، عطار بھائی سینڈورجنا گھات، ماسٹر عبدالقیوم، جناب ڈاکٹر افہام اللہ فاروقی صاحب ناگپور، مولانا توصیف ریاضی، جناب وسیم وردھا، مولانا عبدالواحد سلفی سیونی، مولانا نثارخان، مولانا علیم الرحمن ناگپور، جناب محمد زکریہ پوسلہ، نعیم اختر انصاری ناگپور صاحبان ودیگر ذمہ داران جمعیت وجماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر پروگرام کو کامیاب بنایا۔ پروگرام کے کنوینر جناب عظمت اللہ شیخ صاحب نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر تھے۔(منجانب جناب حبیب الرحمن صاحب متولی مسجد صالحین اہل حدیث ورود)

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

محترم وغیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُرزور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پر زور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے: (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدر پور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ و روغن کا سامان یا قیمت مہیا کرا کے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)

RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292